

## صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز منگل مورخہ 17 فروری 2015ء بمطابق 27 ربیع

الثانی 1436 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَلُوتِ وَالْأَرْضِ وَآخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَلَمَا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَلُوتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَلْطَلَا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَا إِنَّكَ مَن تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن أَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ ءَامِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ۔

(ترجمہ): بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے بدل بدل کے آنے جانے میں عقل والوں کیلئے نشانیاں ہیں۔ جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) خدا کو یاد کرتے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے (اور کہتے ہیں) کہ اے پروردگار! تو نے اس (مخلوق) کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا تو پاک ہے تو (قیامت کے دن) ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیو۔ اے پروردگار جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا اسے رسوا کیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اے پروردگار ہم نے ایک ندا کرنے والے کو سنا کہ ایمان کیلئے پکار رہا تھا (یعنی) اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے اے پروردگار ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیوں کو ہم سے محو کر اور ہم کو دنیا سے نیک بندوں کے ساتھ اٹھا۔ وَآخِرُ الدَّعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب سپیکر: اچھا، یہ کل جو ہم نے کونسل چن پینڈنگ رکھے تھے، میں اس کو۔۔۔۔۔

جناب شہرام خان { سینیئر وزیر (صحت) } : یو منٹ سپیکر صاحب! سپیکر صاحب! زہ یو خبرہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھوڑا، نہیں وہ آپ، یہ کونسل چن، اس کے بعد آپ کو دیں گے۔

سینیئر وزیر (صحت): زما ضروری خبرہ دہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے آپ بات کرنے دیں، آپ بیٹھ جائیں نا، دیکھو اس طرح نہیں ہوتا نا، آپ بیٹھ جائیں، میں بات کرتا ہوں۔ شہرام خان! آپ بیٹھ جائیں۔

سینیئر وزیر (صحت): زہ خبرہ کوم، زما ذاتی خبرہ دہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ 'کونسل چن' اور 'ختم ہو جائے' اس کے بعد موقع دیتا ہوں نا جی۔

سینیئر وزیر (صحت): زما ذات سرہ متعلق خبرہ دہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ کو موقع۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (صحت): زما ذات سرہ تہ لہی خبرہ دہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: موقع دیتا ہوں، یہ 'کونسل چن' اور 'ختم ہو جائے' اس کے بعد موقع دیتا ہوں نا جی۔

سینیئر وزیر (صحت): زما ذات سرہ خبرہ دہ، زہ خنگہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: 'کونسل چن' اور 'دیکھیں جی' میں آپ کو موقع دیتا ہوں، میری بات سنیں۔

سینیئر وزیر (صحت): زما د خان سرہ متعلق خبرہ دہ، زما بی عزتی شوہی دہ، زہ بہ ضرور خبرہ کوم۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی جی، اچھا دمنٹ میں بات کرنی ہے کیونکہ 'کونسل چن' اور 'ہے، رولز کے مطابق میں آپ کو بتاؤں، رولز۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (صحت): جناب سپیکر! اور دہ خبرہ نہ کوم جی، مختصر خبرہ کوم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میری بات پہلے سنیں، رولز کے مطابق چونکہ میں 'کوئٹہ' اور 'کوہاٹ' کو پہلے لوں گا، اس کے بعد اگر آپ کے کوئی اور ایشوز ہوں تو 'کوئٹہ' اور 'کوہاٹ' کے بعد ہم لیں گے ان کو۔

### ذاتی وضاحت

سینیئر وزیر (صحت): ٹھیک ہے جی۔ مہربانی جناب سپیکر صاحب۔ زہ جی یو خبرہ، ہول ہاؤس ناست دے او Clarity راوستل غوارم او زہ بیا بہ ستاسو نہ پہ ہغی بانڈی بلکہ د دے ہول ہاؤس نہ، چے دے ہاؤس کبھی خومرہ ممبران ناست دی، ہول قابل عزت دی، د ہغوی یو مقام دے او پہ خپل محنت دے خائے تہ رارسیدلی دی Including me، زما ہم یو عزت دے خو پرون پہ تہی وی کبھی ما پسے چلیدلی دی، زما پہ نوم بانڈی محمود جان چلولی دی، د دے ہاؤس ممبر دے او زہ ئے دیر Respect کوم خو زما ہم ہغہ ہومرہ Respect دے چے یرہ پہ نوکرو کبھی د پینخلس زرو نہ ترشل زرو روپو پورے اخستلی کیری، نو زہ دا خبرہ کوم چے پہ ہغی کبھی د کمیٹی جو رہ شی، کہ ثابت شو زہ گناہگار، استعفیٰ بہ ورکوم خو کہ ثابت نشو نو بیا چے چا الزام لگولے دے، د ہغہ د پارہ بہ خہ سزا وی؟ (تالیاں) ہغہ سرہ بہ بیا تاسو خنگہ قسمہ Treatment کوئی؟ دا خو خہ طریقہ نہ دہ کنہ، د ہر سری یو عزت دے، یو مقام دے، یو پروگرام دے، زما Integrity، زما پہ Integrity بانڈی کوئسچن Raise شوے دے او دا Tolerate کیدے نشی جناب سپیکر صاحب! او زہ خپل کہ تاسو کمیٹی نہ جو روئی او انکوٹری نہ کوئی نو ما تہ نورے قانونی لارے معلومے دی، زہ بہ بیا ہغہ اختیاروم But I need to know چے دا پہ کوم بنیاد بانڈی وئیلی شوی دی، زما دے پیار تمنے دے او زہ ئے Answerable یم، Proven, I will resign, if not proven then who so، ever has blamed me for something, he should be held responsible ہغہ لہ بہ خہ سزا وی، دا خو خہ طریقہ نہ دہ جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

سینیئر وزیر (صحت): چچی اودریبری او هر سرے به دغه کوی، تاسو کمیٹی اعلان  
کری جناب سپیکر صاحب! زه داسی نه کبنینم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریه، شکریه جی۔

سینیئر وزیر (صحت): نه نه کمیٹی به اعلان کوئی، You have to announce a  
Committee، داسی خو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میں۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (صحت): زما ذات سره Related خبره ده، ولې پیسو باندي خبره کیبری

(تالیاں) چچی یره ما پیسې اخستې دی یا زما ډیپارٹمنٹ کبني، بس ثابت د  
کری، زه تابعدار یم او خیبر تې وی باندي چلیدلی دی جناب سپیکر!

جناب محمود جان: جناب سپیکر صاحب! زه وضاحت کوم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں جی، آپ بیٹھ جائیں، میں اس میں تھوڑی وضاحت کرتا ہوں، دیکھیں محمود

جان! کبنینه ستا خبره کوم کنه، ته پربرده، ستا خبره، کبنینه، ته کبنینه، ته  
کبنینه، زه خبره کوم۔

جناب محمود جان: سپیکر صاحب! زه خبره کوم ما۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں جی، کمیٹی اس چیز کی بن جاتی ہے، اگر کوئی اسمبلی میں الزام لگے، اسمبلی میں اس قسم

کا کوئی الزام نہیں لگا ہے، اگر باہر لگا ہے تو وہ گورنمنٹ کا کام ہے، ہم وہ نہیں کر سکتے، میں، چونکہ ابھی

کو کسچز آور، شروع ہو رہا ہے اور کل جو عاطف خان ایجوکیشن کے۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب محمود جان: سپیکر صاحب! ما له موقع را کره چچی وضاحت او کریم، دا خو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ناں ناں، آپ بیٹھ جائیں، بس ہو گیا جی، دیکھو اس طرح بات نہیں ہو سکتی نا جی۔

جناب محمود جان: په دې خبره کول ضروری دی، ما له وخت را کره۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: محمود جان! تالہ در کوم۔

جناب محمود جان: داسی خونہ دہ کنہ سپیکر صاحب! زما جواب بہ ہم اؤری، ما لہ موقع را کرہ چہ زہ وضاحت او کرم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: محمود جان! محمود جان! آپ کو میں بعد میں موقع دوں گا، آپ کو میں بعد میں موقع دیتا ہوں۔

جناب محمود جان: زما وضاحت ضروری دے، زہ لبرہ خبرہ کوم۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: محمود جان! محمود جان!

جناب محمود جان: ما غلط کار کرے دے ہغہ وائی، ما دا وئیلی دی چہ د دس نہ واخلہ تر پندرہ ہزار پورہ د ہغوی تنخواہ دہ نو ہغہ بہ پکبئی خنگہ Manage

کوی؟ لکہ دا ما نہ دی وئیلی چہ کوم ڈاکتران، چہ (شور) تنخواہ وی، زہ دا وایم چہ دس نہ پندرہ ہزار پکبئی د ہغہ تنخواہ دہ او ہغہ بہ دیکبئی خنگہ Manage کوی او زہ صرف دا خبرہ کوم جی۔

جناب سپیکر: اوکے، اوکے۔

سینیئر وزیر (صحت): بس اوس کلیئر شو۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اوکے۔

جناب محمود جان: نو غلط دغہ د نہ کیبری جی۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب سپیکر: 'کو لسیجز آور': مفتی سید جانان، 2155۔ 'کو لسیجز آور' جو کل کے کو لسیجز ہم نے پینڈنگ رکھے تھے، ان کو لیتے ہیں۔

\* 2155 \_ مفتی سید جانان: کیا وزیر اطلاعات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سرکاری اشتہارات قومی جریڈوں (اخباروں) کو دینے کا طریقہ کار موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ حکومت نے سرکاری اشتہارات چند ایک اخباروں کو دینے کے علاوہ

باقی اخباروں کو محروم رکھا ہوا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سابقہ حکومت اور موجودہ دور حکومت میں سرکاری اشتہارات دینے کا طریقہ کیا رہا ہے، کونسے اخبارات کو زیادہ اشتہارات دیئے جاتے ہیں اور کن کن اخباروں کو محروم رکھا گیا، وجوہات بتائی جائیں؟  
جناب مشتاق احمد غنی (وزیر اطلاعات): (الف) جی ہاں۔

(ب) نہیں۔

(ج) سرکاری محکموں کے اشتہارات اخبارات میں اشاعت کی غرض سے حکومت کی اشتہارات پالیسی 2009 کے تحت دیئے جاتے ہیں۔ اخبارات و اشتہارات ٹارگٹ ایریا کو مد نظر رکھ کر دیئے جاتے ہیں تاکہ بھرپور تشہیر کے ذریعے مطلوبہ مقاصد کو حاصل کیا جاسکے۔ اشتہارات کا قومی اخبارات میں اشاعت کے علاوہ صوبائی اور مقامی سطح پر اشتہار کی تشہیر کے ساتھ ساتھ ایسے اخبارات کی حوصلہ افزائی اور سرپرستی کرنا بھی مقصود ہے جو نہ صرف تعلیم یافتہ نوجوانوں کو روزگار کے مواقع فراہم کرتے ہیں بلکہ شعبہ صحافت میں نئے داخل ہونے والے افراد کی تربیت گاہ کا کام بھی کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ نیشنل اور صوبائی سطح کے اخبارات کو ان کی سرکولیشن کے مطابق زیادہ اور لوکل، ریجنل کو ان سے کم اشتہارات دیئے جاتے ہیں جو اخبارات صوبائی میڈیا لسٹ پر ہیں، ان تمام کو ان کی سرکولیشن کے مطابق اشتہارات جاری کئے جاتے ہیں بشرطیکہ اگر ریگولر شائع ہو رہے ہوں۔

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب! دیکھنی خو ما خنی خبری دلته اوریدلپی وی، پہ هغه بنیاد باندپی ما دا کوئسچن راوریے وو او ما د اخبارونو نومونه غوبنتی وو چپی کوم کوم اخبارونو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: (اراکین اسمبلی سے) آپ مہربانی کریں جی، ہاؤس کے ڈیکورم کا خیال رکھیں آپ لوگ، یہ دیکھیں مہربانی کریں، یہ حجرہ نہیں ہے، یہ اسمبلی ہے، پلیز۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! ما د اخبارونو نومونه غوبنتی وو چپی کوم کوم اخبارونو تہ تا سوا اشتہارات ور کوئی او کومو تہ نہ ور کوئی، هغه تفصیل ئے

دیکھنی جناب سپیکر صاحب! نہ دے راکرے او بل چہی د کومو خلقو دلته رسیدل وی، ہغہ خلقو تہ دا اشتہارات ملاویری، علاقائی چہی کوم اخبارات وی، ہغہ اخباراتو تہ دا اشتہارات نہ ملاویری۔ زما بہ دا گزارش وی، دا د تہو لوق دے، د تہو اخبارونو حق دے چہی شوک د حکومت د رولز مطابق وی، ہغہ تہو اخباراتو تہ اشتہارات ملاویدل پکار دی، زما بہ دا گزارش وی چہی دا د ستینڈنگ کمیٹی تہ لارشی او ہلتہ مطلب دا دے ورباندہی بحث دا وکرے شی۔

جناب سپیکر: منسٹرانفارمیشن!

جناب عبدالستار خان: سپلیمنٹری۔

جناب سپیکر: جی جی، عبدالستار۔ سپلیمنٹری، یہ سپلیمنٹری کونسچن کر رہے ہیں، ستار صاحب۔

جناب عبدالستار خان: سر! یہ سوال نمبر 2155، اس پر میرا سپلیمنٹری کونسچن ہے کہ اس میں Categorization of advertisements, Newspapers اس کا معیار کیا ہے کہ لوکل جو نیوز پیپر ہیں، ہمارے ہزارہ میں زیادہ تر ان کی یہ شکایت رہی ہے کہ ہمارے ساتھ انصاف نہیں ہو رہا ہے، اس سے اشتہارات دینے کا معیار کیا ہے؟ اس پالیسی کی تھوڑی وضاحت ہو جائے تو یہ وزیر صاحب ذرا وضاحت کریں تو مہربانی ہوگی ان کی۔

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی، رشاد صاحب! آپ نے ٹائم کا بھی خیال رکھنا ہے کیونکہ کل والے سارے۔۔۔۔۔

راجہ فیصل زمان: چھوٹا سا سوال ہے سر۔

جناب سپیکر: جی جی، فیصل صاحب۔

راجہ فیصل زمان: میرا یہ سوال منسٹر صاحب سے ہے، میں نے عموماً دیکھا ہے کہ پشاور کی سکیمیں میرے اخبار میں آتی ہیں تو وہاں کے لوگوں کو کیسے پتہ لگتا ہے کہ یہ سکیمیں ہماری ہیں اور ان ٹھیکیداروں کو کیسے پتہ لگتا ہے؟ تو یہ ایک عجیب سی بات ہے کہ چار سدہ کی سکیم ہمارے لوکل اخبار میں آتی ہے حتیٰ کہ وہاں کے لوکل اخباروں کو، یہاں کے لوکل اخباروں کو دینی چاہیے، نوشہرہ کے لوکل اخباروں کو دینی چاہیے نہ کہ ہمارے لوکل اخباروں کو، ہماری سکیمز ادھر Reflect ہوں، وہ بھی ٹھیک نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی رشاد خان!

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر صاحب! یہ جواب بڑا دلکش ہے، تعلیم یافتہ نوجوانوں کو روزگار دینا وغیرہ وغیرہ لیکن سوال یہ ہے کہ کن کن اخبارات کو اشتہارات دیئے جاتے ہیں، کسی اخبار کا نام نہیں ہے، پتہ نہیں کس چیز کی پردہ داری ہے؟ تو برائے مہربانی میں بھی محرک کو سپورٹ کروں گا، اس کو کمیٹی میں بھیجا جائے تاکہ پتہ چل سکے کہ کن اخبارات کو اشتہارات ملتے ہیں، کس طریقے سے ملتے ہیں؟

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب!

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر اطلاعات): سوال نمبر 2155 ہے نا؟

جناب سپیکر: جی جی، مشتاق غنی۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! 2009 کی انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کی پالیسی ہے اشتہارات کے سلسلے میں اور اس کے مطابق کیئرگیز بنائی گئی ہیں اخبارات کی، اس کے مطابق ان کو اشتہارات دیئے جاتے ہیں اور اس میں نیشنل، پراونشل اور ریجنل نیوز پیپرز Identify کئے گئے ہیں کہ نیشنل نیوز پیپرز کون سے ہیں، پراونشل کون سے ہیں اور پھر جو ریجنل ہیں، وہ کون سے ہیں اور جو بھی ایڈورٹائزمنٹ ہوتی ہے، اس کے مندرجات کو مد نظر رکھ کر یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ یہ نیشنل میں جانا چاہیے، پراونشل میں جانا چاہیے یا ریجنل پہ جانا چاہیے، تو اس میں Circulation based ہوتا ہے اور اس میں اگر لسٹ نہیں ہے تو میرے پاس تو خیر لسٹ موجود ہے ان اخبارات کی جن کو اشتہارات جاری کئے گئے ہیں، اگر موڈر میرے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں تو I am hopeful کہ میں ان کو Satisfy کر سکتا ہوں کہ کن کن اخبارات کو کتنے کتنے اشتہارات اس سال کے اندر، اس مہینے کے اندر یا اس پورے سال کے اندر جاری کئے گئے۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر! اس سوال میں یہ صاف صاف لکھا ہوا ہے کہ آیا یہ بھی درست ہے، یہ بھی درست ہے کہ موجودہ حکومت نے سرکاری اشتہارات چند ایک اخباروں کو دینے کے علاوہ باقی اخباروں کو محروم رکھا ہوا ہے؟۔ نیچے، اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سابقہ حکومت اور موجودہ دور



حکومت میں سرکاری اشتہارات دینے کا طریقہ کیا رہا ہے؟ یہاں تک تو صحیح ہے، کونسے اخبارات کو زیادہ اشتہارات دیئے جاتے ہیں اور کن کن اخباروں کو محروم رکھا گیا، وجوہات بتائی جائیں؟ میں منسٹر صاحب سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ مجھے وہ نام بتادیں کہ کون کونسے اخبارات کو وہ اشتہارات دیتے تھے اور کن کن وجوہ پہ وہ دیتے ہیں، ان کی ترجیحات کیا ہیں؟

جناب سپیکر: جی مشتاق صاحب!

وزیر اطلاعات: جی، میں نے جیسے پہلے عرض کیا کہ یہ انفارمیشن پالیسی کے تحت اشتہارات جاری کئے جاتے ہیں، یہ ڈیٹیل ہے، میرے پاس تو بہت لمبی، اسی لئے میں نے کہا ہے کہ یہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں، میں ان کو یہ لسٹ شیئر کر لیتا ہوں، یہ اس کو دیکھ لیں And I hope کہ میں ان کو مطمئن کر سکتا ہوں کہ میرے پاس وہ لسٹ موجود ہے کہ جیسے 'آج' پشاور ہے تو اس کو کتنے سٹی میٹرا لیشو کیا گیا ہے، 'آج' کمبائنڈ کو کتنا ایشو کیا گیا ہے، دوسرے جو اخبارات ہیں، 'آئین' ہے پشاور کا اخبار ہے، 'اخبار شہر'، 'اخبار خیبر'، تو ایک لمبی چوڑی لسٹ ہے۔ مفتی صاحب سے میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ میرے ساتھ بیٹھ کر۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب کو ہم بھی ریکویسٹ کریں گے لیکن اس میں ایک "لیکن" ہے کہ آپ ریجنل نیوز پیپرز کو بھی موقع دیں کیونکہ ہمیں بھی کچھ اس قسم کی Complaints ملی ہیں کہ ریجنل نیوز پیپرز کو بھی ایڈجسٹ کیا جائے تاکہ اس کی وہ۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! ریجنل میں ایک ایشو یہ ہے کہ بعض اخبارات نام کے تو اخبارات ہیں لیکن ایک دو سو کاپی سے زیادہ ان کی کاپیاں ہی نہیں ہوتیں، جو ادھر ڈائریکٹوریٹ میں بھی وہ کاپی ہمارے پاس نہیں آتی لیکن جن کی Circulation ہے Reasonable اور ان کو اس حساب سے حصہ بقدر جتنے وہ ان کو ملتا ہے سر۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! تھیک دہ جی کنہ؟

مفتی سید جانان: خبرہ جی نورہ تھیک دہ۔

جناب سپیکر: ستا بل کوئسچن دے، گورہ زر زربہ دغہ کوؤ چہ نور مخکبہی خو۔

مفتی سید جانان: علاقائی اخبار و نو تہ چپی دا منسٹر صاحب لبرہ ترجیح ور کری، ہفہ  
د محروم نہ ساتی، نور بہ ان شاء اللہ مونر۔ خپل مینغ کبھی کبھی نو کہ خدائے  
او کری۔

جناب سپیکر: تھیک دہ جی۔ 2184، سید جعفر شاہ صاحب، (موجود نہیں) جناب صالح محمد صاحب،  
کولسچن نمبر 2211۔

\* 2211 \_ جناب صالح محمد: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی محتسب کی سالانہ رپورٹ 2013 میں صوبہ کے مختلف اضلاع میں  
بھوت سکولوں کی نشاندہی کی گئی اور ساتھ ہی ساتھ متعلقہ اہلکاروں کے خلاف تادیبی کارروائی کی بھی  
سفارش کی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ایسے تمام بھوت سکولوں کی ضلع وائز تفصیلات فراہم کی جائیں، نیز اس گھناؤنے جرم میں ملوث

اہلکاروں اور افسران کے خلاف کیاتادیبی کارروائی کی گئی ہے، تفصیلات فراہم کی جائیں؛

(ii) محکمہ نے اس کی روک تھام کیلئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، جزوی طور پر درست ہے۔

(ب) (i) ضلع ڈی آئی خان میں صرف ایک بھوت سکول جی پی ایس نمبر 1 جھوک موہانا پایا گیا ہے جبکہ

ضلع ہری پور میں جی جی ایم ایس کالینجر جو کہ اب گرلز ہائی سکول ہے، میں 230 کے لگ بھگ طالبات زیر

تعلیم ہیں اور انصر جبین اس سکول کی ہیڈ مسٹریس ہیں اور تعلیمی سرگرمیاں جاری ہیں۔ صوبائی محتسب نے

جرم میں ملوث اہلکاروں کا کیس محکمہ انٹی کرپشن کو بھیج دیا ہے۔

(ii) محکمہ نے ایسے جرائم کو روکنے کیلئے ضلعی افسران کو ہدایت دی ہے کہ ایسے جرائم کا کھوج لگائیں اور

متعلقہ اہلکاروں کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کرے، نیز محکمہ نے ایسے جرائم کی روک تھام کیلئے IMU کو

قائم کیا ہے۔

جناب صالح محمد: جناب سپیکر! میرا کولسچن بھوت سکولوں کے متعلق ہے اور جو اس کا جواب آیا ہے، میں

اس جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جواب سے مطمئن ہیں۔ کونسلین نمبر 2185، سید جعفر شاہ، (موجود نہیں)۔ کونسلین نمبر 2231، محترمہ نجمہ شاہین۔

\* 2231 \_ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہاٹ کے پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز میں لیٹرین اور فرنیچر موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو جن جن سکولوں میں لیٹرین اور فرنیچر نہیں ہیں، ان کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے، نیز حکومت سال 2014-15 میں مذکورہ سکولز میں لیٹرین بنانے اور فرنیچر خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، جزوی طور پر درست ہے۔

(ب) ہر سکول (زنانہ) میں لیٹرین موجود ہے اور فرنیچر کی مد میں پرائمری سکولز کیلئے مبلغ -/333332 روپے جبکہ مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز کیلئے مبلغ -/633332 رقم مختص کی گئی ہے جبکہ مردانہ سائڈ پر مندرجہ ذیل سکولوں میں لیٹرین موجود نہیں ہے:

(1) جی پی ایس لال گڑھی (2) جی پی ایس مندوری نمبر 2 (3) جی پی ایس جلال آباد (4) جی پی ایس بڑھ (5) جی پی ایس شیخانو بانڈہ (6) جی پی ایس سنڈا فتح خان (7) جی پی ایس ڈاکٹر بانڈہ نمبر 1۔ اسی طرح فرنیچر کی مد میں مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز (مردانہ) کیلئے مبلغ -/29,00000 روپے اور پرائمری سکولز (مردانہ) کیلئے مبلغ -/13,00000 روپے مختص کئے گئے ہیں جبکہ حکومت نے سال 2014-15 میں مذکورہ سکولز میں لیٹرین بنانے اور فرنیچر خریدنے کیلئے مبلغ -/8,72,60000 روپے مختص کئے ہیں اور مزید بجٹ بھی زیر غور ہے۔

محترمہ نجمہ شاہین: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یہاں پر میں نے سکول کے بارے میں کونسلین کیا ہے، جہاں کے کئی سکولوں میں بتایا گیا ہے کہ وہاں پر لیٹرین موجود نہیں ہیں اور اسی طرح فرنیچر کا بھی بتایا گیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! یہاں اماؤنٹ بتائی گئی ہے کہ اتنی اتنی رقم مختص کر دی گئی ہے تو کیا جناب! مجھے منسٹر صاحب یہ بتائیں گے کہ اس کا کوئی وہ ہے کہ اس کو کبھی چیک انہوں نے کیا ہے

کہ یہ جو مختص کر دی جاتی ہے، اس کو یہ لگایا جا رہا ہے کہ نہیں؟ جبکہ ایمر جنسی مقرر کر دی گئی ہے ان لوگوں نے اور اس کے باوجود جو ہے تو وہ کہیں پریٹرین نہیں ہے، کہیں سکولوں میں چھت نہیں ہے، کہیں کیا چیز نہیں ہے، تو کب تک اس کو یہ لوگ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟  
جناب سپیکر: جی عاطف خان!

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ہاں جی، بخت بیدار صاحب! فرمائیں، سپلیمنٹری۔

جناب بخت بیدار: زہ ورسرہ اضافی تپوس د وزیر تعلیم صاحب نہ ستاسو پہ تھرو کومہ چپی زمونہ طرف تہ یر زیات مکتب سکولونہ دی چپی ہغہ پہ جماتونو کنبپی دوہ سوہ او درپی سوہ وارہ سبقونہ وائی، آیا د حکومت دغہ طرف تہ خہ خیال شتہ چپی ہغوی لہ پاخہ بلڈنگونہ ورکری یا پخپی پرائمری ورکری، دغہ مہربانی بہ وی۔

جناب سپیکر: جی عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ پہلے تو میں بی بی کی Explanation، سوال کا جواب دوں گا کہ حقیقت ہے کہ سکولوں میں فرنیچر بہت کم ہے اور Basic missing facility جس میں ٹائلٹس بھی آتے ہیں، وہ بھی کم ہیں۔ ہم نے اس دفعہ اڑھائی ارب روپے رکھے تھے فرنیچر کیلئے، فرنیچر کی Purchase کیلئے کہ اڑھائی ارب روپے کا ہم فرنیچر Provide کریں گے تقریباً پانچ ہزار سکولوں کو لیکن بد قسمتی سے جو سکول میں واقعہ ہوا آرمی پبلک سکول کا، تو اس کی وجہ سے سیکورٹی Main concern بن گیا ہے، باقی ساری چیزیں تھوڑی سی بیک گراؤنڈ میں چلی گئی ہیں تو اس دفعہ ہم پچاس کروڑ روپے کا صرف فرنیچر لیں گے، باقی جو اڑھائی ارب روپے ہیں، اس میں سے دو ارب روپے ہم Security related جو چیزیں ہیں، چاہے وہ ہاؤنڈری والز ہیں، چاہے جو بھی چیزیں ہیں، اس کیلئے ہم نے پہلی Priority وہ رکھی ہے اور فرنیچر کو اللہ کرے کہ اگلے سال میں، پھر اگلے سال میں پورا کریں گے لیکن ہم نے فرنیچر کو پورا کرنے کیلئے اڑھائی ارب روپے رکھے تھے جس میں سے ابھی ہم صرف پچاس کروڑ کا لیں گے، باقی دو ارب روپے ہم Security related چیزوں پر لگائیں گے، پھر اس کے بعد جو انہوں

Basic missing facility کی بات کی، دو ارب روپے ہیں کنڈیشنل گرانٹ کے جن میں ٹائلٹس اور اس طرح کی Clean drinking water کی Facility ہے، اس کو بھی ہم نے انسٹرکشن یہ دی ہے کہ اس کو بھی Security related issues کو Priority دی جائے۔ اب یہ مجھے بھی پتہ ہے کہ اگر سکولوں کی دیواریں ہم بنادیں اور اندر اس کے ٹائلٹ نہ ہو، کلاس رومز نہ ہوں، پینے کا صاف پانی نہ ہو تو مسئلہ تو ادھر ہی ہو گا لیکن مجبوری یہ ہے کہ اس وقت سیکورٹی ایک اتنا Main issue رہ گئی ہے، بن گئی ہے کہ ہمارے ٹوٹل ساڑھے چار ہزار سکولوں کی باؤنڈری وال ہے ہی نہیں، ساڑھے چار ہزار سکولوں کی باؤنڈری وال نہیں ہے تو اس کیلئے ہمیں چھ ارب روپے کی ضرورت تھی تو دو ارب روپے ہم نے وہاں سے کاٹے ہیں فرنیچر سے، کچھ ہم نے یہ کنڈیشنل گرانٹ سے اور تین ارب روپے ہم باقی چیزوں سے ڈیپارٹمنٹ میں Reappropriation کر کے ان شاء اللہ تعالیٰ کوئی پانچ ارب چھ ارب روپے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اس سے ہم، یہ پہلے باؤنڈری وال کا کام کمپلیٹ کر لیں اور کوشش کر لیں کہ Hundred percent یہ ہمارے ساڑھے چار ہزار جو سکولز ہیں جن کی باؤنڈری وال نہیں ہے، ان کو کریں تو باقی ٹائلٹس کا، ان چیزوں کا بھی کر رہے ہیں لیکن پر اہلم میں نے آپ کو بتایا کہ سیکورٹی کا اتنا Main issue بن گیا ہے، اگر وہ نہ ہوتا تو یہ ساری چیزیں دو ارب یا اڑھائی ارب یہ سارے ٹائلٹس پر لگنے تھے، فرنیچر پر لگنے تھے لیکن ابھی ہماری Main توجہ اس وقت جو ہے، وہ باؤنڈری وال پر ہے تو یہ کام بھی ہو رہا ہے، ساتھ میں ہو رہا ہے اور جو آپ نے بات کی کہ جی چیک کیا جاتا ہے یا نہیں کیا جاتا؟ ابھی ہم نے مانیٹرنگ ٹیم کی بھی ڈیوٹی لگادی ہے کہ جو فرنیچر Purchase ہوگا، اس کی آگے سے Verification مانیٹرنگ ٹیم والے بھی کریں گے، باؤنڈری وال کا بھی جہاں پر کام ہو رہا ہے، جہاں پر فرنیچر Equip ہو رہا ہے، تو کافی ہم نے کوشش کی ہے کہ بہتری لائیں لیکن جیسے آپ کو خود پتہ ہے کہ اتنی حالت اتنے عرصے سے اتنے مسئلے مسائل ہیں کہ وہ اتنی جلدی سے حل نہیں ہوں گے لیکن بہتری کی طرف جارہے ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ۔

محترمہ نجمہ شاہین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نجمہ شاہین: بہر حال میرے خیال میں اس میں بنیادی چیز جو ہے تو وہ سکول میں لیٹرین ہی ہے، ویسے بھی گورنمنٹ سکولوں کا کیا حال ہے؟ یہ تو آپ کو اور جو یہ ایسے علاقے ہیں جہاں پر یہ لوگ رخ بھی نہیں کرتے ان سکولوں میں جانے کا اور جو تھوڑے سے لوگ اس طرف متوجہ ہوتے ہیں جانے کیلئے تو وہ اس وجہ سے نہیں جاتے کہ یہاں اگر لیٹرین موجود بھی ہے تو پانی نہیں ہوتا وہاں پر، پانی موجود نہیں ہوتا تو اس کیلئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: عاطف خان! یہ جو بات کر رہی ہیں، اس میں آپ Kindly ایک انسٹرکشن ایشو کریں اپنے ڈیپارٹمنٹ کو کہ ٹائم لائن کے ساتھ ہو، جتنے بھی کام ہوں نا، تاکہ وہ ٹائم پہ پورے ہوں۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: جی میں Agree کرتا ہوں میڈم سے، وہ صحیح کہہ رہی ہیں کہ ٹائلٹس بہت ضروری چیز ہے، سکول میں Obviously جب ٹائلٹس نہیں ہوں گے تو ہمارے، میں نے جیسے بتایا کہ وہ سیوریج کی وجہ سے اتنا ایک Main concern بن گیا ہے، ابھی بھی اخبار میں کبھی کبھار تصویر آتی ہے کہ جی فلاں سکول ہے، اس کی باؤنڈری وال نہیں ہے، ساڑھے چار ہزار سکولوں کی باؤنڈری وال نہیں ہے تو ہم نے اس کو بھی توجہ دینی ہے، مطلب میں یہ مانتا ہوں کہ اگر ہم پوری باؤنڈری وال بنادیں اور سکولوں کے اندر کچھ نہ ہو تو دیواریں تو نہیں پڑھا سکتیں، Obviously بچوں کو ٹائلٹ بھی چاہیئے، ان کو کلاس رومز بھی چاہیئے، ان کو فرنیچر بھی چاہیئے لیکن Priority اس وقت، چونکہ باؤنڈری وال بن گئی ہے تو اس وجہ سے Main توجہ اس کی طرف ہے اور باقی چیزیں تھوڑی سی 'بیک گراؤنڈ' میں چلی گئی ہیں تو اللہ کرے کہ سیوریج کی سیچویشن تھوڑی بہتر ہو، یہ باؤنڈری وال اور ان مسئلوں سے تھوڑے بہت وہ ہوں گے تو یقیناً Priority ہے، ٹائلٹس بھی Priority ہیں، Clean drinking water بھی Priority ہے، فرنیچر بھی Priority ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے کچھ فنڈز ایشو بھی کئے ہیں، وہ پی ٹی ایز کیلئے۔ وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: یہی میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ جو کنڈیشنل گرانٹ کے پیسے تھے دو ارب روپے، وہ ہم نے ایشو کر دیئے ہیں لیکن اس میں مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے یہ کہا ہے کہ Main concern، اس میں Main، اس میں آپ زیادہ شیئر سیوریج کی Related چیزوں کو دے دیں، اس میں Raising

of boundary wall of بھی ہے، کانڈار تار بھی ہے اور باؤنڈری وال بنانا بھی ہے، تو یہ اس میں ایک ایشو ہے، مطلب آپ خود جانتے ہیں کہ یہ ساری چیزیں ضروری ہیں لیکن سیکورٹی بھی ضروری تھی، اس وجہ سے تھوڑا بہت پرالیم ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: اوکے، اوکے، ٹھیک ہے۔

محترمہ نجمہ شاہین: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: جی اوکے۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی بخت بیدار صاحب! تا خبرہ اوکے، خوں کوئسچنز ڊیر پاتھی دی، بس، پلیز۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب! دوئی پخپلہ وائی چھی د باؤنڈری وال مسئلہ ده، زه وایم چھی مکتب سکول کبھی دوہ درې سوہ وارہ پہ جمات کبھی ناست وی، د هغوی د سیکورٹی خہ بندوبست کوئی کہ نہ کوئی؟

جناب سپیکر: جی عطف خان!

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: بنہ جی، دوئی، بخت بیدار د سکول، دا تقریباً 1700 دی، دې ته سنگل ٹیچر سکول ہم وائی او پہ جماتونو کبھی وی، مکتب سکول یا مسجد سکول ورته وائی، هغه د حکومت دا Priority ده او دا یو پالیسی ده چھی هغه مونبرہ چینج کرو ریگولر سکولز ته چھی کوم خائی کبھی هغه دی خو هغه اولس سوہ دی نو اولس سوہ خو پہ کال یا پہ دوہ کبھی نشی کیدی، هر کال هغه مونبرہ د هغی خہ Certain numbers دی، هغه مونبرہ هر کال چینج کوؤ او هغه ریگولر سکولونو ته اړوؤ نو چھی ریگولر سکول ته واؤری، هغه ٹیچر هم ریگولر سکول ته واؤری، Obviously د هغی به بلڈنگ هم وی، د هغی به ٹیچر هم وی، د هغی به باؤنڈری وال هم وی، هر خہ وی خو دغه یو Concern دے او پالیسی دا ده چھی هغه مونبرہ Convert کوؤ ریگولر سکولز ته، نوفي الحال۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی، ٹائم شارٹ ہے، ہم نے ٹائم کو بھی دیکھنا ہے، کونسی چیز کافی پڑے ہیں۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر! دا اہم مسئلہ دہ۔

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ کر لیں۔ نجمہ شاہین کا کونسی نمبر 2232۔

\* 2232 \_ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حال ہی میں ضلع کوہاٹ میں کلرکوں کے تبادلے کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع کوہاٹ میں کئے گئے تبادلوں کی تفصیل بمعہ مروجہ پالیسی

فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع کوہاٹ میں کئے گئے تبادلوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

محترمہ نجمہ شاہین: میرے اس کونسی نمبر 2232 میں پوچھا گیا ہے کہ یہ تبادلے جو کئے گئے ہیں تو یہ کوہاٹ میں ایجوکیشن آفس ایک ہی موجود ہے اور وہ بھی میل اور فیملی کا ہے تو اسی میں تبادلے کئے گئے ہیں، یعنی یہ کہ اوپر کی بلڈنگ سے اتار کے نیچے اس کو ٹرانسفر کر دیا گیا ہے اور ایک آفس سے دوسرے آفس میں منتقل کر دیئے گئے اور یہ تبادلے بھی سیاسی بنیادوں پر کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: اس کے ساتھ جو پالیسی ہے، وہ تو Attached ہے، میں دیکھ لیتا ہوں کہ

اگر اس پالیسی کی کوئی خلاف ورزی ہوئی ہے، ابھی اگر دو بلڈنگز ہیں، میل اور فیملی میں ہے تو انسٹرکشن یہ

تھی کہ ایک جگہ پر جو بہت ٹائم سے کلرکس ہیں اور سٹاف ہے جو کہ پانچ سال سے دس سال سے پندرہ سال

سے ایک جگہ پر ٹکا ہوا ہے تو ہم نے کہا تھا اس کو چینج کر دیں ایک دفتر سے دوسرے دفتر یا ایک دفتر سے سکول

یا سکول سے دفتر میں شفٹ کر دیں۔ تو میں دیکھ لیتا ہوں کہ اگر کوئی بھی ان کے Concerns ہیں، میں

Specifically کوہاٹ کا دیکھ لیتا ہوں، کچھ کلرکس ہوں گے، اگر کوئی Political base پر ہیں یا کوئی

اور مسئلہ ہے تو اس کو حل کر لیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔



جناب سپیکر: (محترمہ نجمہ شاہین سے) ٹھیک ہے؟

محترمہ نجمہ شاہین: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: اوکے، کولسچن نمبر 2233، نجمہ شاہین۔

\* 2233 \_ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ پانچ سالوں میں ضلع کوہاٹ میں پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز تعمیر کئے گئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکولوں میں کئی سکولوں کی ایس این ای منظور ہو چکی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع کوہاٹ میں کل کتنے نئے سکولز تعمیر کئے گئے ہیں، ان میں کتنے سکولوں کی ایس این ای منظور ہوئی اور کتنے سکولوں کی باقی ہے، تفصیل فراہم کی جائے، نیز جن جن سکولوں کی ایس این ای منظور نہ ہونے کی وجہ سے سکولز کی عمارتیں خراب ہو رہی ہیں، ان کی الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) ضلع کوہاٹ میں مردانہ سائڈ پر کل نئے تعمیر شدہ سکولوں کی تعداد سات ہے۔ جن سکولوں کی ایس این ای منظور ہو چکی ہیں، ان کی تعداد چھ ہے جن میں (1) گورنمنٹ مڈل سکول علیزی (2) گورنمنٹ مکتب پرائمری سکول سپیلنو بانڈہ (3) گورنمنٹ پرائمری سکول زڑہ میلہ جرم (4) جی ایچ ایس چشمہ مٹھا خان (5) جی ایچ ایس ایس مندوری (6) جی ایم ایس پکاٹوپی کی اپ گریڈیشن ٹوہائی جبکہ جی ایم پی ایس محلہ کار یگران توغ بالا کی لینڈر بلیکسیشن پراسیس میں ہے۔ زنانہ سائڈ پر پرائمری آٹھ، مڈل سات، ہائی آٹھ جبکہ ہائر سیکنڈری تین سکولز تعمیر ہو چکے ہیں۔ جن سکولوں کی ایس این ای منظور ہو چکی ہے، ان میں پرائمری چھ، مڈل پانچ اور ہائی دو شامل ہیں جبکہ جن سکولوں کی ایس این ای منظور نہیں ہوئی، ان کی عمارتیں ابھی زیر تعمیر ہیں۔ صرف جی پی ایس عزیز آباد اور جی جی ایچ ایس ایس بیزادی کی ایس این ای حال ہی میں محکمہ خزانہ کو بالترتیب 02-01-2015 اور 27-01-2015 کو Submit کی جا چکی ہے جبکہ ایک پرائمری سکول کی

Site کی تبدیلی بھی منظور ہو چکی ہے اور ایک جی ایم ایس کی Administrative approval ابھی تک نہیں ہوئی ہے۔

محترمہ نجمہ شاہین: جی، یہ جو یہاں پر پوچھا گیا ہے بلکہ یہاں پر جو منظور شدہ ہو چکے ہیں سکولز یا وہ گورنمنٹ سکولز یا ہائی سکولز جو بھی ہیں، تو ان کو ابھی تک محکمہ کے حوالے نہیں کیا گیا ہے، وہ بلڈنگز جو ہیں تو کنڈرمنٹی جارہی ہیں تو اس کیلئے میں آپ سے پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ کب تک وہ محکمہ کے حوالے کئے جائیں گے؟

جناب سپیکر: جی عارف خان!

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: جناب سپیکر! جو Sanctions ہیں کوہاٹ میں، وہ 33 ہیں، اس میں Completed SNEs جو ہیں، وہ 21 ہیں اور جو Completed Schools ہیں اور جن کو ایس این ایز ایشو نہیں ہوئیں، مطلب یہ کہ جس میں سٹاف نہیں ہے، سکول کمپلیٹ ہو گیا ہے لیکن اس میں صرف سٹاف نہیں ہے، وہ صرف ایک ہی سکول رہ گیا ہے، باقی تقریباً جتنے بھی ہیں، ان کا سٹاف ہو گیا ہے، ایک یہ مسئلہ پہلے میں نے بیان کیا تھا کہ ایس این ایز کا پرابلم ہوتا ہے، بعض اوقات اس کی Completion نہیں ہوتی سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کی وجہ سے، واپڈا کی وجہ سے تو جب تک وہ Criteria پورا نہیں ہوتا تو ایس این ایز ایشو نہیں ہوتیں۔ میں صرف آپ کی تسلی کیلئے یہ بتا دیتا ہوں کہ یہ کام تیزی سے جاری ہے کہ پچھلے سال 2013-14 میں ٹوٹل پورے سال میں 247 سکولوں کی ایس این ایز ایشو ہوئی تھیں اور اس دفعہ 2014-15 سات مہینوں میں 511 ایشو ہو چکی ہیں تو اس ڈبل سے بھی زیادہ آپ یہ دیکھ لیں کہ تقریباً ڈبل کہ پورے سال میں 247 ایشو ہوئی تھیں اور اس دفعہ سات مہینوں میں 511 ایشو ہوئی ہیں، تو مزید ہم کوشش کر رہے ہیں کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ کہ وہاں سے اگر ان کو کوئی ڈاکو منٹس چاہیے ہوتے ہیں تو وہ ہم تیز کر رہے ہیں لیکن اس میں مختلف ڈیپارٹمنٹس کا، سی این ڈبلیو کا، واپڈا کا اور اس کی وجہ سے تھوڑی بہت دیر آجاتی ہے تو اس میں ہم کوشش کر رہے ہیں، سپیڈ پکڑ لی ہے تو ان شاء اللہ تعالیٰ کوشش ہے کہ جلدی سے جلدی ہو جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی میڈم!

محترمہ نجمہ شاہین: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: 'نیکسٹ'، کونسلین نمبر 2243۔

\* 2243 \_ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کوہاٹ یونیورسٹی (KUST) کے ڈیز کیلئے کمپیوٹر لیپ ٹاپس خریدے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کس کمپنی کے لیپ ٹاپس خریدے گئے ہیں، خریداری کیلئے

اخباری اشتہارات اور مہیا کرنے والے کنٹریکٹرز کی لسٹ مہیا کی جائے، نیز جن ڈیز کو لیپ ٹاپس دیئے گئے

ہیں، ان کی لسٹ بمعہ ڈیپارٹمنٹ مہیا کی جائے؟

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں، ڈیز کیلئے لیپ ٹاپس خریدے گئے ہیں۔

(ب) Dell کمپنی کے دو عدد لیپ ٹاپس خریدے گئے ہیں جو کہ PPRA رولز کی شق نمبر (i) 42 (b)

کے تحت خریدے گئے ہیں۔ مذکورہ قانون کے تحت اخبار میں اشتہار دینے کی ضرورت نہیں، یہ لیپ ٹاپس

ایم/ایس نیٹ ورک کمپیوٹرز کوہاٹ سے خریدے گئے ہیں، نیز یہ لیپ ٹاپس ڈین فیکٹی آف فنریکل سائنسز

اور ڈین فیکٹی آف بائیولوجیکل سائنسز کیلئے خریدے گئے ہیں، مروجہ قانون کی کاپی درج ذیل ہے:

[PART II] THE GAZETTE OF PAKISTAN, EXTRA, JUNE 9, 2004 1399

**40. Limitation on negotiations.-** Save as otherwise provided there shall be no negotiations with the bidder having submitted the lowest evaluated bid or with my other bidder:

Provided that the extent of negotiation permissible shall be subject to the regulations issued by the Authority.

**41. Confidentiality.-** The procuring agency shall keep all information regarding the bid evaluation confidential until the time of the announcement of the evaluation report in accordance with the requirements of rule 35.

**42. Alternative methods of procurements.-** A procuring agency may utilize the following alternative methods of procurement of goods, services and works, namely:-

- (a) *Petty purchases.-* Procuring agencies may provide for petty purchases where the object of the procurement is below the financial limit of \*twenty five thousand rupees. Such procurement shall be exempt from the requirements of bidding or quotation of prices:

Provided that the procuring agencies shall ensure that procurement of petty purchases is in conformity with the principles of procurement prescribed in rule 4:

Provided further that procuring agencies convinced of the inadequacy of the financial limit prescribed for petty purchases in undertaking their respective operations may approach the Federal Government for enhancement of the same with full and proper justifications.

(b) *request for quotations*.- A procuring agency shall engage in this method of procurement only if the following conditions exist, namely:-

(i) the cost of object of procurement is below the prescribed limit of \*one hundred thousand rupees:

\*Provided that the respective Boards of Autonomous bodies are authorized to fix an appropriate limit for request for quotations method of procurement subject to a maximum of rupees five hundred thousand which will become financial limit under this sub-rule:

\*Amended vide Cabinet Division No.5/37/2005-M.III/Admn (PPRA), dated 13-12-2006

محترمہ نجمہ شاہین: یہ میرا کونسلر تھا کوہاٹ یونیورسٹی (KUST) کے بارے میں کہ وہاں ڈیز کیلئے لیپ ٹاپس مہیا کئے گئے ہیں تو جو انہوں نے ڈیز بتائی ہیں، یہ لیپ ٹاپس یہاں سے نہیں خریدے گئے اور یہ جو لیپ ٹاپس ہیں، یہ دبئی سے منگوائے گئے ہیں اور ڈیز ڈیز لاکھ کا ایک منگوا کر دو ڈیز کو دے دیئے گئے جبکہ اسی اماؤنٹ میں، اسی قیمت میں پانچ چھ لیپ ٹاپس خریدے جاسکتے تھے۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب!

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر! یہ Dell کمپنی کے دو لیپ ٹاپس یونیورسٹی نے منگوائے تھے، ڈیز فیکٹی آف فزیکل سائنسز اور ڈیز فیکٹی آف بائیولوجیکل سائنسز کیلئے اور یہ PPRA رولز کی شق نمبر (i) (b) 42 کے تحت یہ ایک لاکھ سے نیچے اماؤنٹ کی Purchasing جو ہے وہ کر سکتے ہیں اور ایم/ایس نیٹ ورک کمپیوٹرز کوہاٹ سے یہ Buy کئے گئے ہیں، اس میں دبئی کا ذکر نہیں ہے۔ ایم/ایس نیٹ ورک کمپیوٹرز کوہاٹ سے یہ Buy کئے گئے ہیں اور PPRA رولز کے مطابق (i) (b) 42 کا جو

“The cost of object of Which is very much clear، اس میں لکھا گیا ہے: procurement is below the prescribed limit of \*one hundred thousand rupees” تو اس میں یہ دو لپ ٹاپس ہوئے ہیں اور انہوں نے اس کے مطابق Buy کئے ہیں۔

جناب سپیکر: ’نیکسٹ‘، جی، مفتی فضل غفور، کونسلر نمبر 2089۔

\* 2089 \_ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 2013-14 میں حکومت نے ضلع بونیر کے ملازمین کیلئے ڈریس الاؤنس کیلئے خطیر رقم مختص کی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رقم پوری شفافیت کے ساتھ تقسیم ہوئی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ رقم کتنی تھی، نیز جن ملازمین میں تقسیم ہوئی ہے، ان کی فہرست بمعہ رقم کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی نہیں، حکومت نے مالی سال 2013-14 میں ڈسٹرکٹ کونسل بونیر، میونسپل کمیٹی سواڑی اور طوطالئی (ضلع بونیر) کے ملازمین کیلئے ڈریس الاؤنس کی مد میں کوئی رقم مختص نہیں کی تھی۔

(ب) جیسا کہ (الف) میں ذکر کیا گیا ہے۔

(ج) جیسا کہ (الف) میں ذکر کیا گیا ہے۔

مولانا مفتی فضل غفور: اس سوال کے جواب سے جی میں مطمئن ہوں، Satisfied۔

جناب سپیکر: ’نیکسٹ‘، 2092، مفتی فضل غفور۔

\* 2092 \_ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ اے ڈی پی 2013-14 میں سکیم نمبر 776: Special Package for Development Initiatives in KPK موجود تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اے ڈی پی 2013-14 میں سکیم نمبر 777: District

Development Initiatives موجود تھی؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس اے ڈی پی میں سکیم نمبر 771: Priority Projects in Khyber Pakhtunkhwa Reforms موجود تھی اور اے ڈی پی سکیم نمبر 772: Initiatives in Khyber Pakhtunkhwa بھی موجود تھی؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سکیم نمبر 776، 771، 772 اور 777 میں کن کن صوبائی حلقوں کو کتنا کتنا حصہ دیا گیا، حلقہ وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں، البتہ مذکورہ سکیم اے ڈی پی نمبر 776 پر نہیں بلکہ 771 پر موجود تھی۔

(ب) جی ہاں، البتہ مذکورہ سکیم اے ڈی پی نمبر 777 پر نہیں بلکہ 775 پر موجود تھی۔

(ج) جی ہاں، البتہ مذکورہ سکیم اے ڈی پی نمبر 771 پر نہیں بلکہ 776 پر موجود تھی، جہاں تک سکیم نمبر 772: Reforms Initiatives in Khyber Pakhtunkhwa کا تعلق ہے، یہ اصل میں Reforms Initiatives in Local Government تھی جس کا اے ڈی پی نمبر 801 تھا۔

(د) سکیم نمبر 771، 775 اور 776 کی تفصیلات بالترتیب بذریعہ ضمیمہ جات (الف)، (ب) اور (ج) ایوان کو فراہم کی گئیں جبکہ سکیم نمبر 801: Reforms Initiatives in Local Government میں سال 2013-14 میں کوئی فنڈ جاری نہیں کیا گیا تھا۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔ زہ بہ لبر د ڈی ایوان توجہ دے دی طرف تہ غوارم بالخصوص ستاسو پہ وساطت سرہ د منسٹر صاحب توجہ غوارم۔ پہ دیکھنے جی زما سپلیمنٹری کوئسچنز دی، یو خومے دا گزارش دے چے دا کوم اے دی پی سکیمز تقسیم شوی دی نو پہ دیکھنے د معاہدے مطابق جماعت اسلامی تہ دس فیصد شیئر او عوامی جمہوری اتحاد تہ سات فیصد شیئر چے د ہغے پاسداری پکھنے شوے دہ او کہ نہ دہ شوے؟ او دویم جی پہ دیکھنے بعضی داسے د نیشنل اسمبلی ممبرانو تہ آیا فنڈز جاری شوی دی چے ہغہ د صوبائی اسمبلی د ممبرانو پہ نسبت باندے زیات دی او زما جی دریم سپلیمنٹری کوئسچن د منسٹر صاحب نہ دا دے چے آیا د دوی د طرف نہ براہ راست د دے خائی بعضی سکیمونہ دسترکت کونسلز تہ لیولے کیری چے پہ ہغے کھنے د

’کنسرند‘ ایم پی ایز سرہ مشاورت نہ کیبری او د دسترکت کونسل د فنڈ نہ ہغہ سکیمونہ د تنظیمونو او د مختلف پارٹی د لیڈرانو، د غیر منتخب خلقو د ہغوی پہ وینا بانڈی د ہغہ سکیمز Identification کیبری، کہ د دې لږ جواب منسټر صاحب را کړی جی۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان!

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب! محترم ممبر صاحب د۔۔۔۔

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر! د دې سرہ Related زما سپلیمنټری سوال دے۔

جناب سپیکر: د دې نہ پس به خیر موقع۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): محترم ممبر صاحب چي د دسترکت کونسل حوالې سرہ کوم سوال او کړو نو ہغہ فریش کوئسچن وو۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی رشاد خان!

جناب محمد رشاد خان: سپیکر صاحب! اتنے بڑے بڑے پروگرامز ہیں۔ جناب سپیکر! کافی خطیر رقم کی Allocation کی گئی ہے تین مختلف پروگرامز میں۔ جناب سپیکر! میں تھوڑی سی وضاحت چاہتا ہوں کہ یہ کونسا پیمانہ ہے جس میں ہمارے یہ پسماندہ اضلاع نظر نہیں آتے، کس پیمانے کے تحت اس فنڈ کی Allocation کی جاتی ہے؟ تھوڑی سی وضاحت منسټر صاحب اس پہ کر دیں تو بہت بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب سردار حسین (چترالی): سر!

جناب سپیکر: سلیم، سردار، سردار! جی جی سردار حسین چترالی!

جناب سردار حسین (چترالی): سر! یہ 775 ADP, scheme No. 775، Low fund position of

اس میں یہ لکھا گیا ہے ”All Constituencies except Chitral“، یہ اسرائیل کے اس میں لکھا جاتا ہے کہ ”All Countries except Israel“، پہلے تو میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ یہ سلوک کس طرح کیا گیا ہے اے ڈی پی نمبر 775 میں؟ نمبر ٹوسر! اے ڈی پی نمبر 776 جو تقسیم کی گئی ہے تو اپر دیو اور لوڈیر سے سٹارٹ لیا گیا ہے تمام Constituencies میں، جس میں۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب! تھانہ نہیں ہے۔

جناب سردار حسین (چترالی): تھانہ نہیں ہے تو میں کیا کروں، دیر اپر اور لو رڈونوں لکھا ہوا ہے لیکن اس سے آگے بھی پاکستان کا حصہ ہے جسے چترال کہا جاتا ہے اور دیر اپر لو رڈ میں Forty eight, forty eight million کل دو ضلع بنے ہیں، 96 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں، یہ ہے Priority project۔ چترال جیسا غریب علاقہ کہ جس میں سات دن میں چھ گھنٹے کیلئے ہم اپنے گھروں کو آتے جاتے ہیں، آج بھی صورتحال یہ ہے کہ 96 ملین لواری سے اس طرف پہلے ضلع میں رکھے جاتے ہیں اور لواری سے اس پار ایک ملین روپے ان کے پاس نہیں تھے۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ یہاں دو پارٹیوں کی حکومت ہے، ایک جسٹس پارٹی ہے، تحریک انصاف، دوسری جماعت اسلامی، مجھے یہ بتایا جائے، یہ تقسیم انصاف کے مطابق ہوئی ہے یا اسلام کے مطابق؟ یہی میرا کوسچن ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: عنایت خان! عنایت خان!۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: بس بہت ہو گیا، اس کے بعد یہ جواب دے دے گا۔ جی، آپ کا سپلیمنٹری نہیں، ٹھیک ہے اس کے بعد یہ کریں۔ یہ تو پھر ٹائم ہی نہیں ہے، گھنٹہ ٹائم ہے، یہ تو ٹائم نہیں ہے اس طرح۔

سینیئر وزیر (بلدیات): یہ تو سپلیمنٹری کوسچن نہیں ہے اس میں، یہ تو میں رولز کے مطابق بات کروں گا۔ یہ جو مفتی صاحب نے Raise کیا ہے، انہوں نے ڈسٹرکٹ کونسل فنڈز کے حوالے سے پوچھا ہے، میرے خیال میں یہ ڈسٹرکٹ کونسل فنڈز کی بات نہیں ہے۔ ادھر انہوں نے جو سوال کیا ہے، وہ سپیشل پیسج 776 جو کہ نمبر غلط دیا ہے، ہم نے ٹھیک کیا ہے۔ District Development Initiative کا انہوں نے ذکر کیا ہے اور Priority Project of Khyber Pakhtunkhwa, Reforms Initiative in Khyber Pakhtunkhwa کا جو انہوں نے حوالہ دیا ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل کو یہاں سے انسٹرکشنز جاتی ہیں، وہ الگ فنڈ ہے، وہ پی ایف سی فار مولے کے تحت پورے صوبے کے اندر تقسیم ہوتا ہے، اس کا اپنا ایک فار مولا ہے، ہر ضلع کا اپنا ایک شیئر ہوتا ہے۔ یہ اے ڈی پی کے اندر جس طرح کہ بتا دیا ہے کہ



جو Reforms Initiative والی سکیم ہے، اس میں ڈیولپمنٹل سکیمیں نہیں ہوئی ہیں، یہ لوکل گورنمنٹ نے اپنے انسٹی ٹیوشنز کی Strengthening کیلئے رکھی تھی لیکن اس پہ ابھی تک کام نہیں ہوا ہے۔ GIZ کے ساتھ ہمارا اکٹھا ایک سلسلہ چل رہا تھا لیکن اس میں پیسے خرچ نہیں ہوئے ہیں، جو باقی تین پراجیکٹس ہیں، اس میں چیف منسٹر، یہ اس کے Discretionary projects ہیں، یہ Overall ADP نہیں ہے، یہ اے ڈی پی کے اندر وہ ہیڈز ہیں کہ جس سے چیف منسٹر صوبائی اسمبلی کے ممبران کو اپنے Discretionary اختیار کے تحت مختلف فنڈز Allocate کرتے ہیں۔ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو وہ آتے ہیں، لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ اس کو Implement کرتا ہے، ظاہر ہے اس میں کوئی فارمولا نہیں ہے، جس طرح پی ایف سی کا فارمولا ہے، وہ فارمولا نہیں ہے، وہ Case to case basis پہ چیف منسٹر جا کے ہر ایک ایم پی اے کو اور مختلف ضلعوں کو وہ شیئرز دے دیتے ہیں۔ اس میں اگر آپ تفصیل دیکھیں گے جی، تقریباً ہر ضلع موجود ہے، یہ بات بالکل درست ہے کہ کسی ایم پی اے کو زیادہ ملا ہوگا، کسی کو کم ملا ہوگا لیکن ہر ضلع کو تقریباً ملا ہے۔ ایم این ایز کو بھی فنڈز ملے ہیں تو یہ وہ Discretionary، چیف منسٹر کے Discretionary heads ہیں جس سے وہ، اور ظاہر ہے چیف منسٹر جو ہے وہ اس صوبے کا چیف ایگزیکٹو ہے، اگر آپ ان کے ہاتھ پاؤں باندھ دیں گے کہ آپ کسی ایم پی اے کو پیسے نہیں دے سکتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ درست نہیں ہے۔ By name سکیمیں اے ڈی پی میں Reflect ہوتی ہیں، وہ Annual Development Program کے اندر Reflect ہوتی ہیں۔ میں آپ کو ایک بتاؤں کہ تور غر میں پی ٹی آئی کا اور جماعت اسلامی کا کوئی نمائندہ نہیں ہے لیکن جو اے ڈی پی ہے، ہماری پراونشل اے ڈی پی ہے، اس میں تور غر کا شہر اپر دیر اور لوئر دیر سے زیادہ ہے اور اگر کسی کو شک ہو تو یہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ سے جا کے گلرز اور Statistics چیک کریں، اسلئے Overall شیئر ملتا ہے۔ کچھ ہیڈز ایسے ہوتے ہیں کہ جس میں چیف منسٹر کے پاس Discretion ہوتا ہے اور As Chief Executive of the Province یہ ان کا Right ہوتا ہے، ان کو یہ حق ملنا چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں، ان میں سے بھی کوئی چیف منسٹر بنے گا تو وہ اس کو Forgo نہیں کرے گا اور یہ اس طرح ہوتا ہے سر۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: مفتی غفور صاحب۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر! زہ یو خبرہ کوم۔ دا دوی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ۔ مفتی صاحب! اودرپرہ چہ ہغہ خبرہ خلاصہ کری، کبینئی، تاسو کبینئی۔ جی، مفتی صاحب! مفتی صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر! د منسٹر صاحب د خبرو نہ دا معلومیری چہ دا سی ایم صاحب چہ کوم دے، د ہغوی خپل صوابدیدی اختیار دے نو ډیپارٹمنٹ او مونرہ، اسمبلی تہ جوابدہ څوک دی؟ مونرہ تہ Responsible څوک دی، مونرہ د چا نہ پینتنہ او کرو، یوہ۔ دویمہ خبرہ دا دہ جی چہ دوی د تورغر مثال ورکرو نو تورغر خو جی نوے Established district دے او پہ ہغی کبنی ہیخ قسم څہ دفتر پکبنی نشته، څہ سیکرٹریٹ پکبنی نشته نو ظاہرہ خبرہ دہ، ہلتہ بہ پہ ډاگہ بانڈی خوافسران نشی کبینا سٹی، ہغوی لہ بہ څہ جوړوی نو پہ ہغی کبنی پہ دغہ بانڈی ہیخ قسم څہ احسان وغیرہ دا نشته دے۔ جناب سپیکر! زہ یو خبرہ کوم جی چہ دا د شیئرز پہ حساب سرہ چہ دا کوم فنڈ تقسیم شوے دے چہ پہ دیکبنی د یوہ ضلعی نہ د بلہ ضلعی نہ او د بلہ ضلعی نہ کسان راغونہ شوی دی او چونکہ د یوہ پارٹی سرہ Related وو، ہغی تہ چہ کوم دے مخصوص حصہ ورکری شوی دہ، مخصوص حصہ او د Percentage پہ حساب سرہ ورکری شوی دہ، جناب سپیکر! دا نہایت ظلم دے۔ دویم منسٹر صاحب خبرہ او کرہ چہ د دسترکت کونسل فنڈ جدا دے، دا کونسل چونکہ Related دے د لوکل گورنمنٹ ډیپارٹمنٹ سرہ او د دسترکت کونسل فنڈ ہم Related دے د لوکل گورنمنٹ ډیپارٹمنٹ سرہ، لہذا جناب سپیکر! زہ ډیر پہ ادب سرہ دا خبرہ کوم جی، زما پہ دسترکت کونسل کبنی مخکبنی چہ کوم دے نو سا رہی پانچ کرو روپی پرتی وې، پہ ہغی کبنی د 60 لاکھ روپو درې سکیمونہ ئے ما تہ را کرل، د بیس بیس لاکھ روپو درې سکیمونہ، د 60 لاکھ روپو۔ جناب سپیکر! ہغہ بلہ ورخ بیا تیندر شوے دے د ډیرہ کرو روپو، پہ ہغی کبنی یو سکیم د پکبنی زما حرام وی، زہ د اسمبلی ممبریم، زہ د ہغہ څا ئی نہ منتخب شوے یم، زہ سوال خو نہ کوم، زما لوکل چہ کوم دے نو ہغہ انکم دے نو کم از کم پکار دا نہ دہ چہ پہ

هغې کښې زما نه څوک Opinion واخلي او زما نه څوک تپوس پښتنه او کړی۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت خان! عنایت خان!

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر! یو دغه کوم جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت خان!

مولانا مفتی فضل غفور: یو گزارش کوم، گزارش کوم جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: نو چې دا دومره دغه در کوم بیا دا نور پاتې کیږی، تاسو دا خپله خبره مختصر کړئ، دا اوس مونږ سره دومره، مونږ سره ټوټل چې دے نو 25 منټ پاتې دی۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر! یو گزارش کوم، گزارش کوم جی، تاسو مونږ سره دلته Commitment کړے وو او د هغه Commitment باوجود زمونږ په حلقو کښې براه راست چې کوم دے نو سکیمونه منظور یږی او مونږ منتخب خلق د هغې نه خبر نه یو، زما په حلقه کښې دیارلس کسان په کلاس فور باندي اولگیدل، یو کلاس فور به پکښې زما اخستل۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز، تاسو هغه ایشو ته راځئ جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: دا جی، دا نه دی شوی، دا ظلم دے جی، دا تاسو ولې په دې باندي تاسو، تاسو کستوډین آف دی هاؤس۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! داسې ده چې کوم ستا دغه دے، زما خیال دے هغې ته ځکه مونږ سره 25 منټ پاتې دی او دا ټول کوئسچنز پاتې دی نو تائم به ټولو له ورکوؤ۔

جناب منور خان ایډوکیٹ: سر! دوئ خبرې ته پریردئ چې دوئ خپله خبره او کړی۔

جناب سپیکر: نو خبره، ما پوره موقع ورکړه کنه منور خان صاحب! گوره چې څنگه موقع ده له مو ورکړې ده، داسې مو ټولو له موقع ورکړې ده، زه ټولو له موقع ورکوم۔ پلیز، تائم مو ورکړو، تائم مو ورکړو۔ جی عنایت خان!

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر! دوئی چچی خنگہ خبرہ او کپہ۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ مفتی صاحب جو ہیں، وہ ڈسٹرکٹ کونسل کے حوالے سے فریش کونسل لے آئیں، ان کو ساری ڈیٹیلز میں فراہم کروں گا۔ مفتی صاحب کلاس فور ملازمین کے حوالے سے فریش کونسل لے آئیں، ساری ڈیٹیلز میں Provide کروں گا لیکن اس اسمبلی کا ایک قاعدہ اور ضابطہ ہے، ایک رولز آف بزنس ہے، اس کے تحت یہ اسمبلی چلتی ہے، اس کے مطابق جو سوال انہوں نے کیا ہے، میں نے اس کی پوری ڈیٹیل Provide کی ہے، جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ میں نے کہا کہ چیف منسٹر نے بے انصافی کی ہے، نہیں میں نے یہ نہیں کہا، میں نے کہا ہے کہ کچھ چیزیں چیف منسٹر کی Discretion پہ ہوتی ہیں، ان کے پاس First come first serve basis پہ لوگ آتے ہیں، جو لوگ ان کے پاس جاتے ہیں، ان کے پاس Chief Executive of the Province ایسی پاورز ہونی چاہیے کہ وہ لوگوں کو اپنی۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

سینیئر وزیر (بلدیات): Discretion پہ سکیمیں دے سکیں۔ یہ چند ہیڈز ایسے ہیں جو ان کیلئے رکھے گئے ہیں۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: کبینٹی جی، دا بانگ وائی۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی کریم خان! بس تھیک دہ، زہ بہ تائم یو منت بہ سیوا نہ ور کوم او کہ نور کوئسچنز دغہ کیری، ہغہ د بیا خی۔۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: تہ کمیٹی تہ لیبرہی دا، تہ کمیٹی تہ لیبرل غوارہی؟

جناب عبدالکریم: شکریہ جی۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب عبدالکریم: دا اے پی 771، اے پی 775، اے پی 776، زما د اقتدار والا ورونره او دا میدیا والا ورونره اکثر لیکی چي یره صوابی کبني داسي چل او شو او صوابی، نو 266 ملین روپی صوابی ته تلپي دی، 266 نه علاوه چي زما او د شیراز حلقه راخی نو ما ته 20 ملین ملاؤ شوپي وپي او ده له هډو څه ملاؤ شوی نه دی، نوزه د میدیا والا ورونره ته وایم چي دا صوابی حلقه چي تاسو لیکی نو دوه حلقې ترپي مهربانی کوئی چي دا ترپي منها کوئی چي زمونره خلقو ته کم از کم دا پته وی چي د صوابی والو هلته څه حال دے، په هغې کبني PK-34 او PK-36 هم ده۔

جناب سپیکر: کریم خان! کریم خان! یو ریکویسټ به وی، یو خو لږ دا مهربانی کوئی چي د رولز مطابق صرف سپیکر به، دا چیئر به تاسو ایډریس کوئی، دپي نه تاسو بل څوک نشی ایډریس کولپي، پلیز دا تاسو یو طرف ته بل طرف ته وایی نو دا به تاسو صرف دا چیئر ایډریس کوئی، بل طرف ته به نه گورئ، پلیز۔ جی، مفتی صاحب! ساده خبره کوه، ته څه وئیل غواړپي، دغه کوه کمیټی ئے ته لیږل غواړپي؟

مولانا مفتی فضل غفور: زه دا وئیل غواړم جی، مونږ سره ډیر ظلم کیري۔۔۔۔

جناب سپیکر: خبره گوره جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: مونږ خو تاسو ته ژړا او فریاد کوؤ، تاسو ما سره Commitment کړے وو چي دا ستا د وجې نه چي کوم دے نو چي دا کوم فنڊ ستا سکیمونه نه دی راغلی، زه به منسټر صاحب ته اووایم، ما منسټر صاحب ته گزارش او کړو، زما په خیال هغه گزارش زمونږ نه منظوریري جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: دا د 25 فیصد په نوم باندې جی دلته یو لوبه شروع ده، زمونږ په حلقه کبني جی، زما په حلقه کبني د ډسټرکټ کونسل په فنڊ کبني 53 فیصد چي دے نو هغه منسټر صاحب او دوی چي کوم دے نو هغه د دوی په اختیاراتو باندې خرچ کړه جی۔ زه گزارش کوم جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! نہ تہ کمیٹی تہ، ستا ڊیمانڊ ڇہ دے؟ کوئسچن، 'نیکسٹ' کوئسچن، گورہ دا کہ پہ دہی یو کوئسچن بانڊی دومرہ کوؤ نوزہ بہ چہی دے، دا نور بہ بیا پریردمہ او دغہ یو کوئسچن بانڊی بہ ٲول دغہ او کړو نو کوئسچن، او عنایت خان! عنایت خان۔۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: زما پہ حلقہ کبني د دسترکت کونسل پہ فنڊ کبني 53 فیصد چہی دے نو هغه منسٲر صاحب۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

سینیئر وزیر (بلدیات): سر! دوی خیرہ بار بار د دسترکت کونسل د فنڊ کوی۔۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: زہ وایم چہی دا کمیٹی تہ ریفر کرہ۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دسترکت کونسل فنڊ خان لہ ہیڊ دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زہ ئے د ووت د پارہ اچوم، د ووت د پارہ ئے اچوم۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دسترکت کونسل فنڊ خان لہ ہیڊ دے، دسترکت کونسل فنڊ

خان لہ ہیڊ دے، پہ هغہی د خان لہ فریش کوئسچن راؤری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا زہ د ووت د پارہ اچوم۔

سینیئر وزیر (بلدیات): کہ دا کوئسچن وی نو دا ریفر کیدی شی۔

جناب سپیکر: ووت د پارہ ئے اچوم، دا کوئسچن چہی څوک د دہی پہ حمایت کبني

وی چہی دا د کمیٹی تہ لا ر شی نو هغه بہ 'Yes' وائی او چہی څوک ئے مخالفت

کبني وی نو هغه بہ 'No' وائی۔ Is it the desire of the House that the

Question No. 2092, moved by the honourable Member, may be

referred to the concerned Committee? فاور کبني پہ

دی، هغه بہ 'Yes' وائی او چہی څوک ئے Against وی نو هغه بہ 'No' وائی۔

Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The motion defeated.

(Applause)

(Pandemonium)

Mr. Speaker: Next. Ifthikhar Mashwani, Question No. 2116, Ifthikhar Mashwani, please. Ifthikhar Mashwani, please.

جناب افتخار علی مشوانی: شکریہ سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: وایہ وایہ، وایہ۔

جناب افتخار علی مشوانی: جی جی۔ شکریہ سپیکر صاحب۔ چہ کوم جواب دلته کبھی، ڊیپارٹمنٹ چہ کوم جواب مونز لہ را کرے دے، زہ ترہی مطمئن یم خو خبرہ دا دہ سپیکر صاحب!----

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: کاؤنٹ، اوکے، کاؤنٹ کاؤنٹ، خہ وائی یو منٹ، چہ شوک د دوی پھ Favour کبھی وی، هغه لاس اوچت کرئی، لاس اوچت کرئی، لاس اوچت کرئی۔ او دریرہ، او شماری جی، کاؤنٹ۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: چہ کوم ناست دی، هغه او شماری، دا چہ ناست دی دا او شماری۔

اراکین: پاد خیری جی۔

جناب سپیکر: تاسو پاخی جی، اوس چہ شوک د دہی پھ دغه کبھی دی، پاخی، ستیند اپ۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Speaker: Forty eight, defeated.

(Applause)

جناب سپیکر: 'نیکسٹ' افتخار مشوانی!

جناب افتخار علی مشوانی: شکریہ سپیکر صاحب!----

جناب سپیکر: پلیز، پلیز، پلیز۔ د ڊیکورم به خیال ساتی جی، پلیز۔

جناب افتخار علی مشوانی: سپیکر صاحب! ورتہ وائی!----

جناب سپیکر: پلیز، پلیز۔

جناب افتخار علی مشوانی: سپیکر صاحب! معافی غوارم۔۔۔۔۔

جناب سلیم خان: پوائنٹ آف آرڈر، سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: دیکھنی پوائنٹ آف آرڈر، پلیز، کبینہ جی، کبینہ، پلیز کبینہ۔ جی  
افتخار مشوانی صاحب!

\* 2116 \_ جناب افتخار علی مشوانی: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مردان کی یونین کونسلز میں سیکرٹریز، نائب قاصد اور چوکیدار ڈیوٹیاں سر  
انجام دے رہے ہیں؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ملازمین کہاں کہاں پر ڈیوٹیاں سرانجام دے رہے ہیں،  
کیڈروائز یونین کونسل کی سطح پر مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ سیکرٹریز، نائب قاصد اور  
چوکیدار ڈیوٹیاں سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) اس ضمن میں کیڈروائز مکمل تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب افتخار علی مشوانی: شکریہ۔ سپیکر صاحب! توجہ غوارم لبرہ ستا سو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، افتخار مشوانی صاحب۔

جناب افتخار علی مشوانی: شکریہ جی۔ دیپارٹمنٹ چھ ماہ کوم جواب راکرے دے، ہغہ  
خوبالکل صحیح دے خو کہ تاسو داسی او گورئی کنہ جی نو پہ دے مردان کبنی  
75 چھ کوم دی کنہ ہغہ U/Cs دی، نو 75 یونین کونسل شو او 75 بیا U/Cs سرہ  
چھ کوم دے نو 75 نائب قاصدان شو خو دیکبنی تاسو او گورئی چھ نہہ  
سیکریٹریانو کبنی چھ کوم دے نو نہہ، نہہ مختلف U/Cs چھ کوم دی نو ہغہ  
Vacant دی، لکہ خالی دی، ہغہ کسان پکبنی نشتہ۔ ہغہ مختلف دیپارٹمنٹس  
دلته چھ کوم دے مخامخ تاسو او گورئی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، افتخار مشوانی صاحب، پلیز۔

جناب افتخار علی مشوانی: مختلف دیپارٹمنٹس کبنی چھ کوم دے، مختلف خلقو سرہ چھ  
ہغہ دیوتی کوی او زمونہ یونین کونسل Suffer کیری، مونہ بار بار اے دی



صاحب چپی کوم دے، زمونږ چپی کوم د دوی دغه دے، اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ دے، هغوی بار بار ریکویسٹ هم او کرو، لیتری ئے هم پکبھی او کړې مختلف دغه ته، ډیپارٹمنٹس ته خو دا خلق مونږ ته واپس کوی نه، ځکه چپی د یونین کونسل سیکرٹریانو نن سبا ډیر زیات په هغوی باندې بوجه دے، په هغوی باندې ډیر زیات لوډ دے، د پولیو ډیوتی هغوی کوی، د ډیته سرٹیفیکیت هغوی جوړوی، د برته سرٹیفیکیت جوړوی، نکاح رجسٹریشن کوی او ورسره ورسره چپی کوم زمونږه صوبی یو نوے پروگرام شروع کړے دے او فوډ پروگرام چپی کوم شروع کړے دے، هغه هم هغوی ته نن سبا حواله شوے دے، نوزه دا وایم چپی زمونږه یو یو سیکرٹری سره، یو یو کس سره چپی کوم دے د درې درې سیکرٹریانو دغه دی، چارج ورسره دے او ډیوتی ورسره دی او چپی کوم سره، مثال زه به دې ته راشم، دې سیکرٹری نمبر ایک ته محمد آياز جمال گرهی کبھی سیکرٹری چپی دے، د سحر اتو نه واخله تر څلورو بجو پورې دے د ایڈیشنل اسسٹنٹ کمشنر مردان سره ډیوتی او کړی، د هغه څلورو نه پس دے بیا څه کوی، کلی کبھی مثال، دے به کور ته ځی که نه ډیوتی به کوی؟

جناب سپیکر: عنایت خان! عنایت خان!

سینیئر وزیر (بلدیات): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ویسے یہ بات ان کی درست ہے کہ جو یونین کونسل سیکرٹریز ہیں، وہ بہت زیادہ کام کر رہے ہیں اور وہ اپنی جو بنیادی ڈیوٹی ہے، اس کے علاوہ بھی بہت سے، الیکشن کے دوران وہ ڈیوٹی کرتے ہیں، Census کے دوران وہ ڈیوٹی کرتے ہیں، پولیو کے دوران وہ کرتے ہیں اور یہ جو یونین کونسل کے سیکرٹریز کا کیڈر ہے، یہ اب وِلج کونسل، یونین کونسل اب جو ہمارا Existing Act ہے، اس کے تحت یونین کونسل نہیں رہی، اب جو ہمارا نچھلا یونٹ ہے، وہ وِلج کونسل بن چکا ہے۔ میں افتخار مشوانی صاحب کے علم میں یہ لاؤں گا، پانچ ہزار تک پوسٹیں اس میں Create کی گئی ہیں، کوئی اڑھائی ہزار تک اس میں نئی یونین کونسل، وِلج کونسل کے سیکرٹری کی پوسٹیں ہیں تو یہ ساری Reshuffling جو ہے، یہ دو تین مہینوں کے اندر ہو جائے گی اور اس میں دو تین مہینوں کے اندر اندر ہم کوشش کریں گے کہ بلدیاتی الیکشن سے پہلے ریکروٹمنٹ کریں اور یہ جو یونین کونسل کے سیکرٹریز ہیں، ان کو اب Redesignate کیا جائے گا، اس کو وِلج کونسل سیکرٹری کا نام دیا جائے گا اور میں اے ڈی مردان سے اور

ڈی جی لوکل گورنمنٹ سے بھی بات کروں گا کہ جن پہ زیادہ اضافی بوجھ ہے اور ان کی ڈیوٹی سے زیادہ ان سے کام لیا جا رہا ہے تو اس میں ان کے ساتھ Relaxation کریں لیکن یونین کونسلز، جو خالی ہیں، وہ ہم تجھی اس کی سیٹیں Fill کریں گے کہ جب وولج کونسل کیلئے ہم ریکروٹمنٹ شروع کریں گے کیونکہ اب یونین کونسل یونٹ نہیں رہی ہے، اب وولج کونسل نیا یونٹ بن چکی ہے۔

جناب سپیکر: جی افتخار صاحب!

جناب افتخار علی مشوانی: داسی دہ سپیکر صاحب! خبرہ دا دہ چہ دا دوی چہ خنگہ منسٹر صاحب خبرہ اوکرہ، دا کیس شیپر میاشتی مخکبئی چہ کوم دے، دا کوئسچن ما جمع کرے وو، شیپر میاشتی دا ہم Already خلق Suffer شو ہلتہ، درہ خلور میاشتی بہ بیا نور ہم Suffer کیپی۔ زہ دا وایم چہ دا کوم خلق ہلتہ دیوتی کوی، دا خلق د ہغوی ہلتہ، دی سیز مختلف، دا کمشنر صاحب مثال پہ طور دی سی صاحب، اسسٹنٹ کمشنر صاحب وغیرہ، ہغہ دیا دا خلق مونر۔ تہ راگری یا چہ کوم دے کنہ یا د مونر۔ لہ نوی پوستونہ Create شی یا د ہغوی خان لہ نوی پوستونہ Create کری، مسئلہ بہ ختمہ شی۔ اوس مثال چہ زما مچی کبئی ما سرہ خوا کبئی، ما سرہ خوا کبئی زما بل ایم پی اے صاحب ناست دے، مچی کبئی چہ یو سرے دیوتی نہ کوی، ہغہ بانڈی یو سرے کمپلینٹ کوی، Same complaint cell تہ راشی، ہغہ تہ شکایت اوکری، اے دی صاحب تہ اوکری، ایم پی اے صاحب تہ اوکری، تولو تہ شکایت کیپی او ہغہ دیوتی، ہغہ وائی چہ زہ فلانکی خائی کبئی دیوتی کومہ، زہ خپلہ کومہ، زہ دی سی آفس کبئی یم، کمشنر آفس کبئی یم، مختلف دغہ کبئی یم نو ہغہ بہ خہ اوکری غریب؟ د دی حل پکار دے چہ یا د مونر۔ تہ دغہ شی یا د ہغوی دغہ کری، ہغوی تہ د پاتپ شی، بس خبرہ بہ ختم شی۔

جناب سپیکر: عنایت خان! زما خیال دے تاسو خپلو کبئی میتنگ اوکری نو دا بہ بنہ وی چہ تاسو خپلو کبئی آفس کبئی۔۔۔۔۔

سينئر وزير (بلديات): زه به ئه ڊي سي مردان سره پوره دغه Statistic share ڪرم نو Tack up به ئه ڪرم، ڇه ڊايم پي ايم صاحب Concern به ورته اوو ايم او ڪوشش به او ڪرو ڇي ڊالڪه دهغوي نه Relieve ڪرو۔

جناب سپيڪر: او ڪي چلو، تههڪ شو۔ جي جي، ته به ده سره ڪنبنڀي منسٽر صاحب سره، افتخار! ده سره به ڪنبنڀي ڇي ستا ڇومره ايشوز ڊي، ڇه تجا ويز ڊي، هغه به درله در ڪري۔

جناب افتخار علي مشواڻي: سپيڪر صاحب! سپيڪر صاحب! په ديڪنبنڀي زه، په ديڪنبنڀي زه ڇي ڪوم ڊي ايس ايم بي آر صاحب سره ملاؤ شو ٿي، په ديڪنبنڀي ما ڊي سي صاحب سره خبره ڪري ده، ڪمشنر صاحب سره مو خبره ڪري ده، ڪه تاسو وائي ڇي دغه خلق ڊدغسي Suffer ڪيري نو تههڪ ده، بس بيا ڊ Suffer ڪيري، بس تههڪ ده، هغه ڪوئسچن به زه واپس واخلم۔۔۔۔

جناب سپيڪر: عنایت خان! عنایت خان! ده ته به تائم ور ڪري۔

جناب افتخار علي مشواڻي: يا ما ته به په ڊي فلور اوس او وائي ڇي په دومره وخت ڪنبنڀي به ڪسان حواله ڪيري، بس لنڊه خبره ده۔

جناب سپيڪر: تائم به ورته ور ڪري يا به ده سره ڪنبنڀي، ڊا دوه خبري ڊي۔

سينئر وزير (بلديات): صاحبه! زه به نن ڊي سي مردان سره خبره او ڪرم او سبا سحر به اسمبلي ڪنبنڀي درته اوو ايم۔

جناب افتخار علي مشواڻي: نه جي، زما خبري ته غور ڪيرده، ما ته ڊاوس په فلور بانڊي او وائي جي ڇي په يوه هفته ڪنبنڀي به ڊا خلق واپس ڪوي ڪه نه ئه واپس ڪوي بس تههڪ ده، بس هغه ڊنوي پوسٽونه خان ته Create ڪري، هغه خلق ڇي ڪوم ڪمشنر ڊي، ڪوم دغه ڊي، مختلف خلق ورسره شته ڪنه۔

جناب سپيڪر: جي عنایت خان!

سينئر وزير (بلديات): صحيح ده، زه به سبا پوري ده ته يو دغه سره راشم ڪه ڊي نه وو مطمئن، ڊي به بيا دوباره په فلور بانڊي خبره او ڪري ڪنه۔

جناب افتخار علی مشوانی: سپیکر صاحب! ما تہ د پہ دے فلور باندی اوس اووایی، دا شیپر میاشتی د دے کوئسچن دا دے Already اوشوی۔۔۔۔۔  
سینیئر وزیر (بلدیات): ما ایشورنس ورکرو کنہ۔

جناب سپیکر: ایشورنس ئے درکرو۔

جناب افتخار علی مشوانی: بس تھیک دہ جی، دا کوئسچن دیخوا اوگوری، زہ دا کوئسچن واپس اخلم، بس تھیک دہ، خلق بہ Suffer کیبری، بس Suffer کیبری دے، بس تھیک دہ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): گورہ زہ بہ، ما دہ تہ ایشورنس ورکرو چہ زہ د دے اسمبلی اجلاس نہ اوخم، زہ بہ دپتی کمشنر مردان تہ اووایم چہ دا خلق د ایڈیشنل دیوتیانو نہ Relieve کرہ، ما دہ تہ دا خبرہ اوکرہ، پتہ نہ لگی دے ولہی پہ دے باندی پوہہ نشو۔

جناب سپیکر: اوکے، 'ٹیکسٹ'۔۔۔۔۔

جناب افتخار علی مشوانی: تھیک شوہ، تھیک شوہ مہربانی۔

جناب سپیکر: 'ٹیکسٹ'۔۔۔۔۔

جناب سلیم خان: پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر، دا 'کوئسچنز آور' دے جی، د ہغی نہ پس۔ 2124، د ہغی نہ پس بہ، 'کوئسچنز آور' نہ پس، دا 'کوئسچنز آور' دے جی، 'کوئسچنز آور' دیکبھی نہ کیبری، 'کوئسچنز آور' دے۔ No, No دا 'کوئسچنز آور' دے۔

مفتی سید جانان: دا 2123 سوال نمبر دے۔

جناب سپیکر: جی، 2123؟

مفتی سید جانان: جی۔

جناب سپیکر: جی۔

\* 2123 \_ مفتی سید جانان: کیا وزیر مواصلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایم پی اے ہاسٹل کی بحالی و مرمت رنگ و روغن کیلئے خطیر رقم دی جاتی ہے؛  
 (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ایم پی اے ہاسٹل پر خرچ شدہ رقم  
 کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز دوران مرمت کمروں کے غسل خانوں سے جو مختلف اشیاء چوری ہوئی ہیں، ان  
 کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران اسٹیٹ آفیسر صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ کی ڈیمانڈ پر ایم پی اے ہاسٹل  
 میں ہونے والے اخراجات کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔ پی بی ایم سی کی ذمہ داری صرف  
 Maintenance and Repair ہے۔ اس سلسلے میں جو چیزیں تبدیل کی گئی ہیں، وہ پی بی ایم سی کے  
 سٹور میں موجود ہیں جن کی تفصیل بھی ایوان کو فراہم کی گئی۔ اس کے علاوہ فرنشنگ اشیاء وغیرہ کی ذمہ داری  
 اسمبلی سیکرٹریٹ کی ہے جس کیلئے ایم پی اے ہاسٹل میں کمپیوٹر، کیرٹیکر، کیرٹیکر موجود رہتے ہیں جو کہ انتظامی طور  
 پر اسمبلی سیکرٹریٹ کے تحت کام کرتے ہیں۔

مفتی سید جانان: دغی کبھی سپیکر صاحب! ما د ایم پی اے ہاسٹل د تیرو پینخو کالو  
 چپی ہلتہ کبھی کومہ خرچہ شوپی دہ، دا حساب ما غوبنتے دے۔ جناب سپیکر  
 صاحب! دا توپل 113 کمرپی دی او دغہ 113 کمر و کبھی 43 کمرپی داسپی دی  
 چپی غیر قانونی طور باندپی زیر استعمال دی او سی ایندہ د بلیونہ 14 کروڑ پانچ  
 لاکھ 17 ہزار 128 روپئی دوئی تہ د تیرو 2010-11، 2011-12، 2012-13 او  
 2013-14 کبھی یو ورتہ ملاؤ شوی دی۔ جناب سپیکر صاحب! د اسمبلی  
 سیکرٹریٹ نہ دوئی تہ ملاؤ شوی دی 18 کروڑ 98 لاکھ 70 ہزار 835 روپئی دوئی  
 تہ ملاؤ شوی دی، جناب سپیکر صاحب! دا توپل روپئی راخی او دا سالانہ پہ یو  
 کمرہ باندپی 16 لاکھ 80 ہزار روپئی راخی۔ زہ دا تپوس کوم چپی آیا ایم پی اے  
 ہاسٹل کبھی ایم پی اے گانو تہ دا سہولت موجود دے؟ یو نیم لاکھ روپئی،  
 مطلب دا دے دا پہ یوہ کمرہ باندپی ماہانہ راخی، آیا ایم پی اے گانو تہ دا  
 سہولت دلته زما دیر ملگری موجود دی، آیا یو نیم لاکھ روپئی باندپی چپی کومپی  
 درپی کمرپی کبیری پہ یو ہوپل کبھی، آیا ایم پی اے ہاسٹل کبھی ہغہ سہولتونہ  
 شتہ دے او کہ نہ وی جناب سپیکر صاحب! زما بہ درتہ دا گزارش وی چپی دلته

ورې ورې خبرې دی، 29 لاکھ، 32 لاکھ، 35 لاکھ، 50 لاکھ روپے، زما به دا گزارش وی، دلته دا اسمبلی ته وایو چې آئنده د پاره د دوی روک تھام اوشی، په ایم پی اے هاسٹل کنبې زه اوسیرم خود یو نیم لاکھ روپو سهولتونه ما نه دې لیدلی او که زما دغه ملگرو که چا لیدلی وی نو د خدائے د پاره د اووائی چې مونږ ته د یو نیم لاکھ روپو سهولتونه ملاویږی، زه به دا سوال Withdraw کړم بیا۔

جناب سپیکر: جی، اکبر صاحب!

مشیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر صاحب! چې په دې وخت۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جی، مونږ بغیر د گیس نه په یخو او بو باندي مطلب دا دے چې یره لاسونه مو وینځلی دی، اود سونه مو پرې کړی دی نو دا خبره یقینی ده چې یره ایک لاکھ 29 هزار روپے د ایم پی اے هاسٹل په کمره باندي راځی نو منسټر صاحب د دې وضاحت او کړی چې دا پیسې کوم ځای کنبې لگی او چا ته ملاویږی؟

جناب سلیم خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب بخت بیدار: جناب! ما له یو منډ را کړی۔

جناب سپیکر: سلیم صاحب خبرې ته پرېږده، سلیم صاحب! خبره اوکړه، سلیم چترالی۔

جناب سلیم خان: شکر یه۔ جناب سپیکر صاحب! جو کوسچن آیا ہے جی، سر! ایم پی اے هاسٹل کا یہی حال ہے کہ گزشتہ ایک سال سے میں ایک ایسے کمرے میں رہتا ہوں جو دن رات ٹپکتا تھا میرے اوپر، مجبور ہو کر اس کمرے کو چھوڑ کر باہر جا کر پرائیویٹ میں نے جگہ لی اور یہاں پر تین کروڑ 61 لاکھ روپے ایم پی اے هاسٹل کے اوپر خرچ ہوئے ہیں۔ سر! ہمیں بتایا جائے کہ یہ تین کروڑ 61 لاکھ روپے کن چیزوں کے اوپر خرچ کئے گئے ہیں، ایک سوال۔ دوسرا سوال میرا یہی ہے کہ یہ هاسٹل جو ہے ایم پی اے کیلئے ہے، یہاں پر میرے محترم منسټر صاحبان ایک طرف 70/70 ہزار روپے Rent لے رہے ہیں اور دوسری طرف یہ آکر هاسٹل کے

ڪمروں پر قبضہ جما چڪے ٿيں۔ سر! ھمیں بتايو جاکو ڪه ڪيا ٿيہ منسٽر صاحبان و Rent سمبلی سيڪريٽريٽ کو دے

رہے ٿيں يا پھر اپنی جيب میں ڈال رہے ٿيں؟

جناب سپيڪر: جی، اکبر ایوب صاحب! اکبر ایوب!

مشیر موصلات و تعمیرات: جی شکر ٿيہ۔ جناب سپيڪر!

جناب بخت بیدار: جناب سپيڪر!

جناب سپيڪر: لڙ تائم شارٽ دے جی بس۔

جناب بخت بیدار: جی، یو دوہ منته خبرہ کوم۔۔۔۔

جناب سپيڪر: جی، تائم شارٽ دے، دا خو زما خیال دے، دا ٿول کونسچنز، بس دا

آخری کونسچن دے، زہ بیا نور نہ اخلم، بس دا نور پاتہ شو، بس تاسو ٿول

تقریر ونہ کوئ، دا خو ٿول دا دومرہ پاتہ دی، چا چہ کار ڪرے دے نو اوس

بہ۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: سپيڪر صاحب!

جناب سپيڪر: جی جی۔

جناب بخت بیدار: تاسو چہ زما ڪمري تہ فاتحہ خوانی لہ زما د ورور پہ غمرازی

باندي راغلی وئ نو ما خپلي ڪمري تہ تاسو بوتلی۔ سيڪريٽري صاحب دوہ ڳلہ

زما ڪمري تہ راغلی دے چہ زما پہ ڪمري باندي د مفتی صاحب ڪمري د پاسہ دہ،

د مفتی صاحب پہ سر باندي بلہ ڪمري دہ او مطلب دا دے ڪہ مونڙہ اودس کوڙ يا

لامبو نو پہ مونڙہ باندي هغه سخاوبہ راخی۔ اوس عارضی طور داسي ڪار ٿے

ڪرے دے چہ هغه پلاسٽڪ، زہ بہ چرته پہ ڪيمري باندي يا ڪہ تاسو نن راچڪر

شوئ نوزہ بہ تاسو تہ او بنايم چہ د هغي ڳلہ حالت دے، نو دا فریاد تاسو تہ ما ھم

ڪرے دے، سيڪريٽري صاحب تہ مو ھم ڪرے دے خود دې حل دا دے چہ وائی پہ

دوہ قصابانو ڪبني غوا مردار ٿي، مهربانی و ڪري دا ھاسٽيل چہ کوم دے، دا پہ

خپلہ قبضہ ڪبني واخلي، تاسو سرہ د ممبر قدر شته دے، سي اين ڊبليو والا پہ

دې باندي مطلب دا دے چہ ڳلہ خبرہ باندي پوهيري او ڳلہ خبر دے، اخراجات

چہ کوم مفتی صاحب وړاندي ڪرل، هغه د حدہ زیات دی او مطلب دا دے چہ پہ

مينڇ ڪينپي حال دا دے نو ڪه تاسو راشي او زمونڙ ڪمڙي او گورئ نو په ايمان ڪه  
د ميلمه د ڪينينا ستو ڄاڻي راسره وي۔

جناب سڀڪر: بلڪه زه تاسو ته Interesting خبره او ڪرم، يو خبره تاسو ڪوي، د دي  
نه مخڪينپي د اسمبلي حوالي سره چونڪه زه تله ووم هلته، زه ايم پي ايز سره  
ملاؤ شوم، ما ته هغوي دا او وئيل چي مونڙ ته دلته دغه سستم پڪار دے، د  
Internet facility پڪار ده او خاصڪر د Wifi facility پڪار ده، د هغې ما فائل  
موڙ ڪرو نو وائي چي دا په رولز ڪينپي نشته، نو ما وئيل چي يره دي وخت ڪينپي  
خو Wifi په ٽول، مطلب دا دے چي دي وخت ڪينپي دغه دے، په هغې باندي ڪيس  
مونڙ موڙ ڪرے دے، I don't know چي هغه زما خيال دے مونڙ به اوس تاسو ته  
راڙو، هغه رولز ڪينپي به مونڙ ڪليئر ڪوؤ۔ دويم دا ده چي دا تاسو ڪومه خبره  
او ڪره، پرابلم دا دے چي دا دغه دے، نو په دي باندي زه سيڪريٽري صاحب ته دا  
وايم، سيڪريٽري صاحب! چي په دي باندي Immediately تاسو يو Meeting  
arrange ڪري چي ديڪينپي سيڪريٽري سي اينڊ ڊبليو او تاسو هم ديڪينپي ڪينپي  
او د دي د پاره يو 'پراپر' لار اوڻي ڇڪه چي صرف د گيس ايشو چي ڪومه وه،  
تاسو چي ڪومه خبره او ڪره چي په يخو او بو باندي لامبو، مونڙ د هغې د پاره  
سپيشل ما خپل دلته نه پرسنل سيڪريٽري اوليڊر لو لاهور ته، هغه مونڙ پراسيس ڪرو  
تر اوسه پوري د سي اينڊ ڊبليو ڊيپارٽمنٽ نه، د سي اينڊ ڊبليو ڊيپارٽمنٽ نه  
پراسيس نشو، د هغې هغه دغه ريليز نشو، پته نشته چي ديڪينپي ڇه ڪار وو  
داسي۔ نو زه خپل ڄاڻي چي دے په دي باندي ڊير زيات Displeasure show  
ڪومه چي دا په دي طريقه باندي ڪيري ڇڪه چي دا تقريباً د نومبر نه مونڙ ڪيس  
دغه ڪرے دے او مونڙ ته Possible نشو چي اوسه پوري هغه Payment چي دے  
نو چي هغه اوشي نو په هغه وجه لازمي خبره ده چي دي ايم پي ايز ته هغه  
Facilities نه ملاويڙي، دا تاسو چي ڪومه خبره او ڪره، اڪبر ايوب صاحب! آپ بات ڪر  
ليس جي۔ او دريڙي، پليز۔

مشير مواصلات و تعميرات: شڪريه جناب سڀڪر۔



جناب سپیکر: اچھا، دوسرا ایٹو جو Security threats آئے تھے ہمیں، اچھا، اس کیلئے بھی میں معذرت سے کہتا ہوں کہ مجھے پتہ ہے کہ آپ کا کیا پرابلم ہے، مجھے پتہ ہے Security threats آئے تھے، ہمیں باقاعدہ پولیس سے ایک Written آیا، ہم نے وہ لیٹر بھی وہ کیا، جتنی مشکل سے ابھی پتہ نہیں ہے کہ وہ کمپیٹ ہو گیا کہ نہیں ہو گیا، میں سمجھتا ہوں کہ سی اینڈ ڈبلیو کی پرفارمنس اگر اس طرح رہی کہ ایم پی ایز ہاسٹل کے سیریس ایٹوز پر بھی وہ اتنا نہیں لیتے تو میرے خیال میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کا احتساب کریں آپ۔

مشیر موصلات و تعمیرات: شکر یہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! آج جب یہ لسٹ سامنے آئی تو مجھے بھی حیرانگی ہوئی، جتنا Expenditure اس کے اوپر کیا جا رہا ہے اور ایک سال پہلے جب یوسف ایوب صاحب منسٹر تھے، آپ اور وہ ہاسٹل میں گئے بھی تھے، اس وقت سی اینڈ ڈبلیو سے اس کی Maintenance اور Furnishing وغیرہ لے کے ہم نے اسمبلی سٹاف کے حوالے کی تھی۔ یہ ہر چیز کی سپیکر صاحب ڈیٹیل دی گئی ہے جو ڈیمانڈ اسمبلی کے سٹاف کی طرف سے آتی ہے، شیڈول ریٹس جو ہمارے ہیں، اس کے مطابق کام کیا جاتا ہے۔ اس میں Lifts بھی ہیں، الیکٹرک کا کام بھی ہے، آرکنڈیشنرز بھی ہیں، میں تمام ممبران کے ساتھ متفق ہوں کہ اس کے اوپر آپ ایک کمیٹی بنائیں جس کے اندر میں بھی ہوں، ہمارے ممبرز صاحبان بھی ہوں، سپیکر صاحب! آپ بھی بیٹھیں اور اس مسئلے کا کوئی حل ہم نکالیں۔

جناب سپیکر: بالکل، میں اس پر ایک سپیشل کمیٹی۔۔۔۔۔

مشیر موصلات و تعمیرات: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ہاں، نہیں یہ اس طرح کرتے ہیں کہ یا تو ہم سپیشل کمیٹی بناتے ہیں، سپیشل کمیٹی بناتے ہیں۔۔۔۔۔

مشیر موصلات و تعمیرات: جی، بالکل جلدی سپیشل کمیٹی بنائیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سپیشل کمیٹی بناتے ہیں۔۔۔۔۔

مشیر موصلات و تعمیرات: جو جلد از جلد اس کا حل نکال لے۔

جناب سپیکر: اور اس میں بہتر ہوگا، آپ منسٹر ہوں گے ایک دو، آپ کی نمائندگی ہو جائے گی اور اس کا پورا وہ کریں گے کہ کس طریقے سے اس مسئلے کو حل کریں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! آپ اس کو اناؤنس کریں۔

جناب سپیکر: نہیں، بس اناؤنس کیا نا، یہ اناؤنس ہے جی، بس صرف نام آپ سے لے لیں گے جی۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! پہ دیکھنی زما یوہ اہم خبرہ دادہ، پہ دیکھنی نور خلق اوسیری، 43 کسان دی، ہغہ بہ خوک اوباسی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ چیک کر لیں گے۔

مفتی سید جانان: 43 کسان غیر قانونی طور باندی دغلتنہ کبھی اوسیری، دیو کس 13 کال ئے اوشول پہ ایم پی اے ہاسٹیل کبھی سرکاری ملازم دے اوسیری، ہغہ بہ خوک اوباسی؟

جناب سپیکر: ہغہ بہ مونرتہ اوبنائی، تاسو بہ ئے مونرتہ پوائنٹ آؤٹ کرئی، نو ہغہ بہ درتہ بیازہ اوباسم خوما تہ بہ ئے پوائنٹ آؤٹ کرئی تہ، تھیک شوہ جی۔

مفتی سید جانان: جی۔

جناب سپیکر: اچھا میرے خیال میں ’کونسلپنر آؤر‘ ختم ہو گیا۔

غیر نشاندار سوالات اور انکے جوابات

2184 \_ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے مختلف اضلاع کے سکولوں میں اساتذہ کی مختلف کیڈر کی آسامیاں خالی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبے میں موجودہ وقت مختلف کیڈر کی کتنی آسامیاں خالی ہیں، نیز اس بارے میں محکمہ نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) اس وقت ایس ایس ٹی کی 1224 اور ڈسٹرکٹ کیڈر کی 4301 پوسٹیں خالی ہیں جو کہ این ٹی ایس کے ذریعے مشتمل کی گئی ہیں اور ٹیسٹس بھی ہو چکے ہیں، عنقریب اس پر تعیناتیاں عمل میں لائی جائیں گی جبکہ گریڈ 17 سے 18 کی 552 اور گریڈ 18 سے 19 کی 48 پوسٹوں کی پی ایس بی بھی ہو چکی ہے اور عنقریب

پرنسپل، وائس پرنسپل اور ایس ایس کو ان پوسٹوں پر تعینات کیا جائے گا جس سے ان شاء اللہ یہ خلاء پر ہو جائے گا۔

2185 \_ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے مختلف سرکاری سکولوں میں طلباء و طالبات پڑھتے ہیں جن میں طلباء کی تعداد کے مطابق اساتذہ تعینات کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبے کے تمام سکولوں میں طلباء و طالبات کی تعداد بتائی جائے، نیز ان کیلئے کتنے اساتذہ ہیں اور مزید کتنے اساتذہ درکار ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟  
جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) صوبے کے تمام سکولوں میں طلباء و طالبات کی تعداد 41,62,465 ہے جبکہ اساتذہ کی منظور شدہ پوسٹوں کی تعداد 1,41,538 ہے۔ ورکنگ اساتذہ کی تعداد 1,33,328 ہے۔ اسی طرح 8,210 آسامیاں خالی ہیں جن میں سے ضلعی کیڈر کی 4301 پوسٹیں اور ایس ایس ٹی کی 1224 پوسٹیں این ٹی ایس کے ذریعے مشتمل ہو چکی ہیں، ٹیسٹس بھی ہو چکے ہیں جن کو عنقریب مختلف سکولوں میں تعینات کیا جائے گا جبکہ گریڈ 17 سے 18 اور گریڈ 18 سے 19 کی پی ایس بی بھی ہو چکی ہے جس سے ان شاء اللہ تعالیٰ پوسٹوں کا مسئلہ نیا تعلیمی سال شروع ہونے سے پہلے حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: ابھی بریک کرتے ہیں، اس کے بعد ان شاء اللہ باقی ایجنڈا، یہ چائے اور نماز کیلئے بریک کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: د چھٹی دا درخواست بہ تہ او کڑی نو بنہ، تھپیک دہ۔ یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں: جناب ملک قاسم خان ٹنک 17-02-2015؛ جناب سردار محمد اور ایس صاحب 17-02-2015 و 18-02-2015؛ جناب وجیہہ الزمان صاحب 16-02-2015 و 17-02-2015؛ جناب انور حیات

خان 17-02-2015؛ جناب جاوید نسیم صاحب 17-02-2015 تا 19-02-2015؛ جناب ابرار حسین صاحب 17-02-2015؛ جناب ضیاء الرحمان صاحب 17-02-2015؛ جناب سراج الحق صاحب 17-02-2015؛ منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: ارشد عمرزئی راغله وو کہ نہ وو راغله؟ ہن جی، سپیکر تیری صاحب!

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر سیکرٹری اسمبلی سے بات کر رہے ہیں)

جناب سپیکر: خالد خان! پلیز۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب خالد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ سپیشل فورس، ایکس سروس مین، ایف سی اور دیگر محکموں کے اہلکار حالیہ دہشتگردی کے خلاف جنگ میں اپنی ڈیوٹی کے فرائض کی ادائیگی کے دوران شہید ہوئے ہیں اور ان کی تعداد سینکڑوں میں ہے لیکن تاحال متعلقہ محکموں کی جانب سے ان شہداء کے لواحقین کو کسی قسم کی کوئی مراعات نہ ہی حکومتی پیکیج دیا گیا ہے۔ ان شہداء کے بچوں اور ان کے بھائیوں کو متعلقہ محکموں میں بھرتی کیا گیا ہے۔ 2006 میں نور اللہ اے ایس آئی نے اپنے فرائض کی ادائیگی کے دوران ضلع چارسدہ میں دہشتگردوں کے ساتھ مقابلے میں جام شہادت نوش کیا اور اس طرح مبارک جان سپاہی ایف سی 22 اپریل 2010 کو اپنی ڈیوٹی کی سرانجام دہی کے دوران دہشتگردی کا شکار بنے لیکن تاحال ان کو حکومت کی جانب سے کوئی پیکیج، مراعات یا پنشن وغیرہ ان کے لواحقین کو نہیں دی گئی، لہذا جس طرح باقی محکمہ جات میں شہداء کے لواحقین کو مراعات اور دوسرے پیکیج اور ان کے بچوں کو بھی بھرتی کیا جاتا ہے، اس طرح سے ضلع چارسدہ اور صوبے کے دیگر اضلاع میں بھی دوران ملازمت دہشتگردی کے خلاف جنگ میں شہید ہونے والوں کے لواحقین کو مراعات اور دوسرے پیکیج سے نوازا جائے اور ان کے بچوں اور بھائیوں کو بھی سرکاری ملازمت دی جائے۔

جناب سپيکر صاحب! که مونږ او گورو نن سبا تقريباً زمونږ په پوليس کښې يا ايف سي کښې ډير داسې خلق دی چې کم از کم هغه کوم ريتائرډ خلق وی، هغه پکښې د ايس پي او په حيثيت باندې هغوی لگيا وی ډيوټی ورکوی او که مونږ دې حالیه واقعاتو ته او گورو يا دې موجوده حالاتو ته او گورو نو ډير خلق چې کوم دی، هغه چې په ايس پي او کښې ډيوټی کوی نو هغه په دوران د هشتگردی کښې هغوی ته شهادت نصیب شوی وی۔ جناب سپيکر صاحب! که ذکر او کړم په 2006 کښې نورالښه اے ايس آئی دغه ټائم کښې په تنگی تھانه کښې په ډيوټی باندې وو چې هغه ته اطلاع او شوه چې د تنگی تھانې په حدود کښې دغه شان Militants راغلی دی او ته دې موقعې له ورشه۔ جناب سپيکر صاحب! په دغه ټائم کښې چې هغه دغه موقعې له وراورسیدو نو په هغه باندې جوابی فائرنگ چې کوم د هشتگرد راغلی وو، په هغه باندې جوابی فائرنگ او کړو او په هغه ټائم کښې په موقع باندې شهید شو، بیا په هغه ټائم کښې چې کله د Employee sons کوټه وی، دا یو دغه ووراروان وو، دا یو Rule راروان وو چې کم از کم کوم اے ايس آئی چې کوم په موجوده سروس وی، هغه شهید شی نو د هغه ځوټې ته به بحیثیت اے ايس آئی هغه به دوی اپوائنټ کوی خود هغه سره په دغه ټائم کښې دا Tragedy او شوه چې هغه ته ئے او وئیل چې ستا د ځوټې کوالیفیکیشن هم ټھیک نه دے، د ده عمر هم کم دے خو چې کله د هغه کوالیفیکیشن هم برابر شو، د هغه عمر هم ټھیک شو، بیا ئے هغه ته او وئیل چې ته په میرټ کښې په Bottom باندې ئې، نو زما خوبه دا گزارش وی چې کم از کم په کوم ټائم یو سرے شهید شی نو کم از کم پکار ده چې په هغه ټائم کښې دا Consider کیری چې بهی په کوم ټائم کښې د دوی شهادت شوی دے چې بیا کم از کم که د هغه بچی وارہ هم وی، که دغه هم وی خو چې هغه غټ شی نو کم از کم که هغه مونږه په Bottom باندې ایردو نو دا یو قسمه د هغوی سره زیاتے هم دے او نا انصافی هم ده۔ جناب سپيکر صاحب! په 22-04-2010 باندې په عالمزيب عمرزئی شهید باندې چې کله قاتلانہ حملہ او شوه نو په دغه ټائم کښې هغه پخپله باندې هم شهید شو او دغه ټائم کښې د دوی سره موجود یو کانستیبیل مبارک چې کوم وو، هغه هم ورسره شهید شو خو ډير د افسوس او د دغه خبره

ڪوم چي هغه ته نه شهيد پيڪج ملاؤ شو او نه ورته بل خه مراعات ملاؤ شو او د هغه ڪور والا يا بچي هغه اوسه پوري در پدر باندې گرڇي۔ بيا جناب سپيڪر صاحب! بل زياتے ورسره دا هم اوشو چي ڪومه محڪمه وه نو ڪم از ڪم لڪه دا د ايف سي يو ڪانسٽيبل وو نو دا خود هغه د پاره يو معمولي خبره وه چي ڪم از ڪم بحثيت ڪانسٽيبل ئے هغه په دغه ڪيني بهرتي ڪرے ووي هغه ئے يو ڪلاس فور بهرتي ڪرے وونو د دغه خيز نه د ايمپلائمنٽ نه هم هغه دغه وساتلو، لڪه هغه ته هغه ايمپلائمنٽ هم پڪيني ملاؤ نشو۔ نو زما به تاسو ته دا گزارش وي چي ڪم از ڪم دا ڪونسچن چي ڪوم دے يا په دې ڪال اٿينشن باندې تاسو مهرباني او ڪري چي خپل پري يا رولنگ ور ڪري يا ڪم از ڪم دا سٽينڊنگ ڪميٽي ته د لار شي چي ڪم از ڪم دې مستحقينو ته د هغه خپل حق ملاؤ شي او په ڪوم دغه چي دوي ته لڪه يوزياتے ورسره شوي دے د ڊيپارٽمنٽ د طرف نه، چي ڪم از ڪم د دې سره د هغوي ازاله اوشي جي۔

جناب عبدالڪريم: جناب سپيڪر صاحب! د دې سره Related يو خبره ده۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: جي جي، عبدالڪريم خان!

جناب عبدالڪريم: جناب سپيڪر صاحب! زه يوه خبره ڪول غوارم۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: په ڪال اٿينشن باندې صاحبه! بحث خون نه ڪيري۔

جناب عبدالڪريم: بحث نه ڪوم جي، بحث۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: صرف پوائنٽ آؤٽ ڪري، خبره پوائنٽ آؤٽ ڪري۔

جناب عبدالڪريم: جاويد، جاويد نوم ئے دے، د چھوٽا لاهور دے، د سپيشل برانچ نه ريتائرڊ شو، د هغي نه مخڪيني هغه باندې يو ځل حمله په ڊيوٽي ڪيني شوې وه، Threat هم ورته وو چي څنگه ريتائرڊ شو جي، هغه نهه Bullets اوويشته شو، په هسپتال ڪيني د هغه علاج اوشو، نن زما خيال دے د هغه يو ڪال برابر ڪيري، هغه خپل د ميڊيڪل بلونو پسې منڊي وهي نو Kindly چي دا خوزمونڊ پاره او ستاسو د پاره هم هغوي په سروسز ڪيني لگيدلي وي نو دا خبري چي ڪوم دے نو دا د Seriously take up ڪيري۔ ڊيره مهرباني جي۔

جناب سپیکر: بالکل دا زہ خپلہ ہم چہ کوم دے، عبدالکریم خان چہ کومہ خبرہ اوکرہ، د دہ نہ زہ Personally ہم خبریم او زما خیال دے حکومت لہ پکار دی چہ کم از کم چہ کوم خلق د گورنمنٹ د دیوتو د Responsibilities پہ وجہ باندہ ہغوی تہ مشکلات جو پیری نو پکار دہ چہ حکومت د ہغوی تھیک خیال اوساتی۔ امتیاز شاہد صاحب!

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ محترم ایم پی اے صاحب کوئٹہ راجا اوچت کرے وو، دہ دیپارٹمنٹ دیتیل سرہ جواب ورکرے دے خوبیا ہم کہ د دوئ د دہ نہ تسلی نہ کیبری نو زہ دوئ تہ بیا Repeat کوم چہ پہ چار سدہ کبنی تین کانسٹیبلز او ایکس سروس مین شہید شوے دے، پہ دیکبنی اے ایس آئی نور اللہ پہ دوران دغہ کبنی چہ کوم دے شہید شوے دے او دغہ ورور سجاد احمد محکمہ پولیس کبنی بطور نائب قاصد بھرتی شوے دے او ہغوی تہ باقاعدہ پانچ لاکھ روپیہ بحوالہ آرڈر نمبر So and so مورخہ 03-05-2006 دا ورکرے شوی دی۔ Secondly د دوئ چہ Main کوم د ایم پی اے صاحب کوم Grievances دی، ہغہ غالباً ہم دغہ دی چہ د دوئ مبارک زیب سپاہی چہ کوم سابقہ ایم پی اے عالمزب عمرزئی سرہ بطور Gunner تعینات وو نو د ہغہ د پارہ چونکہ ہغہ پیکج کبنی چہ ہر کلہ د دہ ایف سی سرہ تعلق راخی نو د ہغہ تعلق د ایف سی سرہ وو نو ایف سی تہ باقاعدہ، باوجود د دہ چہ دا د مرکزی حکومت پہ اختیار کبنی راخی خوبیا ہم صوبائی حکومت د ہغوی سرہ باقاعدہ رابطہ کرے دہ او دا معاملہ ئے اوچتہ کرے دہ خوزہ افسوس کوم چہ دا واقعہ پہ 2010 کبنی شوے دہ او تراوسہ پورے 2014 پورہ شو، د دوئ خبرہ ہم Valid دہ خو چونکہ د دہ تعلق د مرکزی حکومت سرہ دے نو بیا ہم د دوئ د تسلی د پارہ ان شاء اللہ دوئ د زمونرہ سرہ رابطہ اوکری، مونرہ بہ پہ دیکبنی د انسانی ہمدردی پہ تحت باندہ چہ کوم ہغہ دی، چہ خومرہ پورے Efforts کیدی شی، ہغہ بہ ورتہ اوکرو ان شاء اللہ۔

جناب خالد خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، خالد خان! خالد خان۔۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب! پلیز چي دا نور لڙ دغه اوکری۔

جناب عبدالکریم: د جاوید پھ باره کبني ډا ٿريکشن ورکری۔

جناب سپیکر: خالد خان! خالد خان، پلیز۔ تاسو خالد خان!

جناب خالد خان: جناب سپیکر صاحب! آنریبل منسٽر چي کومه خبره اوکړه چي د نور الله ورور چي کوم دے په 2010 کبني چي کله هغه شهيد شو نو بيا د هغه ورور نائب قاصد بهرتي شومے دے۔ جناب سپیکر صاحب! زه د منسٽر صاحب په نوٽس کبني دا خبره راولم چي اوسه پوري چي کم از کم يو زمونږ په چارسده کبني داسي واقعات شوي دي د دهشتگردئ چي هغه سپاهيان چي کوم دي، هغوي په هغه ټائم لکه يو بم بلاست کبني شهيدان شوي وو، بيا د هغوي چي کوم ورونږه بطور اے ايس آئي بهرتي شوي دي، زه به منسٽر صاحب ته دغه هم ورکړم، زمونږ دا دغه دے چي کم از کم چي که د هغه ورور دغه کيږي خو کم از کم د هغه ځونځي چي کوم ماشومان دي، Well qualified دي نو Kindly که دغه په اے ايس آئي پوست باندې Accommodate شي نو زما به دا ريكويست وي منسٽر صاحب ته۔ بل سر، دوئ دا د اے ايس آئي چي کومه خبره کوي، دا د سپاهي والا، د دغه والا، دا ايف سي کانسټيبل والا، دا خو جي لکه د ايف سي کانسټيبل چي کوم وو، هغه خو تقريباً لکه هم ډي گورنمنټ ورله ورکړے دے، ايف سي ډيپارټمنټ ورله ورکړے وو، ايف سي ډيپارټمنټ ورله ورکړے وو، په هغه ټائم کبني چي کوم ټائم کبني شهيد شو نو دوئ سره هغه رائفل چي کوم دے دغه هم د ايف سي وو۔ بل هغه ته تنخواگاني هم ملاویدي نو کم از کم Kindly زما به دا دغه وي چي دا د سټينډنگ کمیټي ته لاږ شي نو که چرته په ډي باندې هغوي څه اوکړل نو هغه به د منسٽر صاحب په دغه کبني هم دغه شي، په هغه ټائم کبني۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا جي کال اټينشن دے، بس کال اټينشن ستاسو راغلو او امتياز صاحب! د ډي نه پس به زه بل دغه کوم، د ډي نه پس، که تاسو څه Comments ورکوي نو بڼه به وي۔ جي امتياز صاحب!



### (قطع کلامی)

جناب سپیکر: پہ دہی باندھی بحث نہ کیجی، دا بہ درولز مطابق ہول کوؤ، یو مختصر خبرہ خو، ما شاء اللہ تا د ہولو نہ زیاتھی او کھی۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب! دا چھی دوئی کوم کال اتینشن پیش کرو، پہ دہی باندھی دا سہی یو Suo moto action ورتہ وائی، خہ ورتہ وائی؟ پہ ہغہ طریقہ باندھی لکہ مطلب دا دے د خالد عمرزئی د عزت خیال اوساتی نو لکہ د دہی ہول ایوان عزت بہ وساتلے شی، دغہ ہغہ دغہ دی۔

جناب سپیکر: جی اتیاز شاہد صاحب! میں ایک بات آپ سے، (وزیر قانون سے) ایک منٹ اتیاز شاہد صاحب۔ دیکھیں ہم نے اس اسمبلی کو رولز کے مطابق چلانا ہے، ہم سب لوگ اس وقت پورے صوبے کے عوام کی نمائندگی کر رہے ہیں اور ہم ایک رول ماڈل ہیں، میرے پاس کوئی بندوق نہیں ہے کہ میں کسی کو، میرے پاس ایک Moral authority ہے، Moral authority کے اوپر میں آپ کو اگر کوئی ریکویسٹ کروں، آپ کو بیٹھنے کو کہوں یا کروں، یہ اور چیز ہوتی ہے اور میرے پاس کوئی اتھارٹی نہیں اور یہ Moral authority ہوتی ہے جس سے سسٹمز چلتے ہیں، رولز کے تحت چلتے ہیں۔ تو میری سب سے ریکویسٹ ہوگی کہ ہم ایک، میں کوشش کروں گا کہ سب کو میں ٹائم دوں، کسی کے بارے میں Biased نہیں ہوں لیکن ہم کوشش کریں گے کہ رولز کے مطابق سسٹم چلائیں جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نہیں نہیں سر! ایسا نہیں ہے کہ آپ اپنے آپ کو اتنا کمزور سمجھیں کہ آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: آپ بہت کچھ کر سکتے ہیں، اگر کوئی ایم پی اے آپ کی بات یا آرڈر کو Obey نہیں کرتا تو آپ اسمبلی سے باہر بھی کر سکتے ہیں، آپ کے پاس ووٹ ہیں، آپ کے پاس سب کچھ ہے، اپنے آپ کو اتنا کمزور نہ سمجھیں، آپ کی اپنی یہ شخصیت ہے کہ آپ نے اس طریقے سے ہمیں سمجھایا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے پتہ ہے لیکن میں چونکہ، مجھے پتہ ہے لیکن میں ایک۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: لیکن ہونا چاہیے کہ ہم اپنے جناب سپیکر کی ہر بات کو اس طرح مانیں جس طرح آپ کہہ رہے ہیں لیکن اگر کوئی اس قسم کی وہ کرے کہ آپ اس کے باوجود اس کو کہیں کہ بیٹھ جائے اور وہ نہیں بیٹھتا تو بے شک اس کے ساتھ وہی رویہ اختیار کریں جو آپ کے رولز آپ کو پاور دیتے ہیں۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: جی جی، امتیاز صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! میں ایک بات کر لوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں جی، یہ Routine چل رہا ہے، اس کے بعد ہو جائے گا نا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! آپ کے حق میں ایک بات کرنی ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، نلوٹھا صاحب! نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر! اس ہاؤس کے 124 ممبرز جب تک آپ کے ساتھ ہیں، آپ Empowered ہیں اور بالکل جو آرڈر آپ کریں گے، ہر کوئی آپکا آرڈر ماننے کیلئے تیار ہوگا، ہم نے آپ کو طاقت دی ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آپ طاقتور رہ کر اپنا آرڈر چلائیں، جو نہیں مانے گا اس کے خلاف آپ قانونی کارروائی کریں، آپ کے پاس اختیار ہے۔

جناب سپیکر: مہربانی، مہربانی جی۔ تھینک یو۔ جی امتیاز صاحب!

وزیر قانون: جناب سپیکر! نلوٹھا صاحب نے بڑا اچھا فرمایا لیکن میری عرض یہی ہے Legally speaking، میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ اس کا تعلق مرکزی حکومت سے تھا، Unfortunately یہ جو سپاہی تھا، ایف سی سے اس کا تعلق تھا اور مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ 2010 میں یہ واقعہ ہوا تھا، اس ٹائم Fullfledged صوبائی حکومت میں اے این پی کی گورنمنٹ تھی اور اس کے باوجود تین سال میں ایف سی کے ساتھ کوئی Correspondence نہیں ہوئی۔ تو اب میں ان کو یہ ایشورنس دیتا ہوں کہ اب ان شاء اللہ 2015 ہے، پانچ سال اس واقعے کے ہو گئے ہیں، میں اب بھی اس کیلئے انسانی ہمدردی کے تحت مرکزی حکومت کے ساتھ اور ایف سی کے قائدین کے ساتھ رابطے میں رہوں گا ان شاء اللہ اور کوشش کریں گے کہ اس کو ہم Compensate کریں کسی نہ کسی طریقے سے۔

جناب سپیکر: 'نیکسٹ'، کال اٹینشن، مفتی سید جانان!

جناب خالد خان: جناب سپیکر صاحب! زہ ہم یوہ خبرہ کوم۔

جناب سپیکر: پلیز، وہ کال اٹینشن ہے، یہ کال اٹینشن ہوتا ہے۔ مفتی سید جانان صاحب!

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضلع ہنگو کو گیس رائلٹی کی مد میں جو رقم ملی ہے، موجودہ حکومت اس کو صرف کرنے نہیں دے رہی ہے جو کہ ابھی تک جوں کی توں پڑی ہے جبکہ وہ متعلقہ اداروں کے حکام کو اس ضمن میں بار بار مطلع کر چکے ہیں مگر وہ "نن بہ نشی سبا بہ نشی" کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں جس سے عوام میں بے چینی کے ساتھ ساتھ مایوسی بھی پیدا ہو رہی ہے، لہذا اس مسئلے کو فوری طور پر حل کر کے متعلقہ ذمہ دار افسران کے خلاف کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر: جی۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! زہ بہ مختصر غوندی خبرہ او کرم۔ زہ وایم چپی دغہ صوبہ کبئی بہ داسپی دفتر نہ وی پاتپی چپی ہغپی تہ بہ ما دا خبرہ وری نہ وی، نہ بہ تاسو پاتپی یئی۔ جناب سپیکر صاحب! دا پہ 09-09-2015 باندپی ما سکیمونہ جمع کری دی او بیا پہ 07-08-2015 باندپی ما د سپیشل پیکیج سکیمونہ جمع کری دی۔ سپیکر صاحب! پہ 02-01-2015 باندپی پہ دپی باندپی Pre DDC شوپی دہ، د حلقہ 42 سکیمونہ ٹے ہول کری دی او د حلقہ 43 ہول سکیمونہ ٹے پریسنودی دی۔ جناب سپیکر صاحب! زما بہ دا گزارش وی، دی چوک کبئی یوہ دھرنا شوپی دہ، ہغپی تاریخ مات کرے دے، تاریخ کبئی دومرہ اوردہ دھرنا نہ دہ شوپی خو زما دھرنا بہ دومرہ وی چپی د دپی دی چوک د دھرنا ریکارڈ بہ ماتوی، زہ بہ بھر اوخم او دلته کبئی بہ ہغہ وختہ پورپی ناست یم چپی تر شو پورپی زما مسئلپی، سپیکر صاحب! تا راتہ دوہ خل دغہ ایوان کبئی یقین دہانی را کرپی دہ، مظفر سید صاحب دلته موجود دے، انرجی اینڈ پاور عاطف خان دفتر تہ زہ ورغلے یم، ہغہ ہم موجود دے، تاسو تہ موہم وئیلی دی، وزیر اعلیٰ صاحب تہ زہ ورغلے یم خو زما فریاد ہیچا نہ دے او ریدلے۔ بیا پرون دلته تاسو راوستم، دا مو راتہ او وئیل، عنایت صاحب راغلو، شاہ فرمان صاحب راغلو او دوہ

کسان لاء منسٹر صاحب راغلو، دا کسان دلته بيا راغلل چي مفتی صاحب راشہ، مطلب دا دے مونر بہ خبرہ اوکرو۔ جناب سپیکر صاحب! پیغمبر ﷺ فرمائی چي د منافق سړی درې علامې وی خو زہ بہ وایم نہ، زہ بد بنکارم خو سپیکر صاحب! چي هلته مونر راولی بيا مونر سرہ وعدہ اوکری او بيا مطلب دا دے دغہ خپلې وعدې باندي خيژی بيا بہ د دغہ ایوان خہ تقدس وی، د هغه ممبر بہ خہ تقدس وی، د هغه منسٹر پہ خپلې باندي بہ زہ خہ اعتبار کوم؟

جناب سپیکر: عنایت خان!

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، منور خان!

محترمہ انیسہ زیب طاہر خلی: ایک بات میں کرنا چاہتی ہوں جناب سپیکر!

جناب سپیکر: منور خان! اس پہ بحث نہیں، (مداخلت) میڈم! آپ کو پتہ ہے بحث تو نہیں ہو سکتی۔  
جناب منور خان ایڈوکیٹ: نہیں سر! اس پہ ہم بحث نہیں کر رہے ہیں لیکن کل جس طرح اس ایوان میں جو شور شرابا پیدا ہوا ہے، وہ صرف مفتی جانان کی وجہ سے ہوا ہے اور یقیناً جب یہاں پہ ہم آتے ہیں تو ہم آپ ہی کو ایڈریس بھی کرتے ہیں اور آپ ہمارے اس ہاؤس کے کسٹوڈین بھی ہیں۔ ٹھیک ہے مفتی جانان صاحب کی جو فریاد ہے اور جو شکایت ہے سر! کم از کم ان کو تو یہ بتادیا جائے کہ یہ آپ کے ساتھ کیوں ہو رہا ہے یا اس کو یہ ایم پی اے نہیں لگتا یا ان کی وجہ کیا ہے، وجہ تو بتادیں؟ کم از کم اس کو یہ Satisfaction تو ہو جائے کہ ہم آپ کے ساتھ اس وجہ سے کر رہے ہیں کہ آپ جے یو آئی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں، اپنی پارٹی بدل دو تو پھر اس کو ہم کہیں گے کہ اگر آپ کو اتنا فنڈ مل رہا ہے، تو اپنی پارٹی بدل لو اور پی ٹی آئی میں شامل ہو جاؤ، کیا آپ ہمیں اسلئے مجبور کر رہے ہیں کہ ہم آپ کو فنڈ تب دیں گے جب آپ اس طرح کریں گے؟  
جناب سپیکر! اگر مفتی جانان صاحب کی یہ ڈیمانڈ، یہ مطالبہ، اگر آپ ایکشن نہیں لیتے تو ہمارے پاس اور کچھ نہیں تو پھر ہم بھی روڈ میں چلے جائیں گے، روڈوں پہ جیسے آج آپ لوگوں نے لوگوں پہ لاٹھی چارج کیا تو پھر ہم پہ بھی لاٹھی چارج کر لیں، ہم عوام کیلئے لاٹھی چارج بھی برداشت کرتے ہیں، ہم عوام کیلئے سب کچھ

برداشت کرتے ہیں (تالیاں) لیکن اگر مفتی جانان کے ساتھ اس طرح کی بات ہو رہی ہے تو کل میرے ساتھ بھی ہوگی۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت خان!

جناب منور خان ایڈوکیٹ: اور یہ جو ایوان میں بیٹھے لوگ ہیں، ہو سکتا ہے کہ پچھلے، 'نیکسٹ' یہاں پہ اپوزیشن میں بیٹھے ہوں گے تو خدا را اس قسم کی وہ روایت اختیار نہ کریں۔ تھینک یوسر۔  
محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل: سر! میں نے بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: میڈم آپ رولز کو بہت اچھی طرح جانتی ہیں، اس پہ وہ نہیں ہو سکتی۔ پلیز آپ رولز کو جانتی ہیں، بہت اچھا۔ میں مشتاق غنی صاحب سے بات کروں گا، مشتاق غنی صاحب سے کہ وہ Respond کریں۔ کل مفتی جانان صاحب سے آپ نے Commitment کی تھی، وہ آپ۔۔۔۔

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، منسٹر فنانس بات کرنا چاہتے ہیں۔

وزیر خزانہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب! مفتی جانان صاحب چپی کومہ گیلہ شکوہ اوکڑہ نو د دی سرہ خوزما اتفاق دے پخپل خائپی باندپی، ما چپی کوم فکروز اخستی دی او دوئی چپی کوم توجہ دلاؤ نو تیس پیش کرے دے 548 نو پہ ہغپی کنبپی ہم د دہ دا خبرہ دہ چپی د فنڈز خو یرہ بنا ئستہ خبرہ ئے لیکلپی دہ چپی "نن بہ شی سبا بہ شی" خو فنانس دوئی تہ ہغہ خپل فنڈ ور کرے دے، د دی سی پہ پارٹ باندپی دا دہ چپی ہغوی DDC او کپی او دا فنڈز ریلیز کپی۔ زہ نن نہ دپی خائپی نہ Being a Finance Minister ہغوی تہ آرڈر کوم چپی Within a week پہ دپی باندپی DDC او کپی او دا فنڈ ہلتہ یو تیلانز شی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی، مفتی صاحب! اچھا جی 'نیکسٹ'۔

جناب مفتی سید جانان: زہ سپیکر صاحب! د منسٹر صاحب یر مشکوریم، اللہ پاک د تاسو تہ ہم جزائے خیر در کپی او دوئی تہ د اللہ پاک جزائے خیر ور کپی۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ پیش کرتے ہیں پہلے۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا یونیورسٹیاں مجریہ 2015 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Higher Education, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2015.

Mr. Mushtaq Ahmad Ghani (Minister for Higher Education): Janab Speaker! I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2015.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) مجریہ 2015 کا زیر غور لایا جانا

(’سب آرڈینیٹ‘ جوڈیشری سروسز ٹریبونل)

Mr. Speaker: Honorable Minister for Law!

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Mr. Speaker Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Subordinate Judiciary Services Tribunal (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Subordinate Judiciary Services Tribunal (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. ‘Consideration Stage’: Since no amendment has been moved by any honorable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Long title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) مجریہ 2015 کا پاس کیا جانا

(’سب آرڈینیٹ‘ جوڈیشری سروسز ٹریبونل)

Mr. Speaker: ‘Passage Stage’: Honorable Minister for Law!

Minister for Law: Sir! I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Subordinate Judiciary Services Tribunal (Amendment) Bill, 2015 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Subordinate Judiciary Services Tribunal (Amendment) Bill, 2015 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

جناب خالد خان: جناب سپیکر صاحب! سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: یار! یہ ایجنڈا پورا کرتے ہیں، اس کے بعد۔

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2015 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Honourable Senior Minister for Local Government.

Mr. Inayatullah {Senior Minister (Local Government)}: Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Second Amendment) Bill, 2015, in the House, sorry, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Second Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honorable Member in Clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Amendments in Clause 4 of the Bill: Honourable Senior Minister for Local Government.

Senior Minister (Local Government): Sir! I beg to move that Clause 4 may be deleted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honorable Member in Clauses 5 to 7 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 5 to 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 5 to 7 stand part of the Bill. Amendment in Clause 8 of the Bill, 1<sup>st</sup> and 2<sup>nd</sup> amendment, Madam Uzma Khan, MPA, Muhammad Asmatullah, MPA, to please move their identical amendment in paragraph (a), Part-A of Clause 8 of the Bill, one by one.

Ms: Uzma Khan: Sir! I would like to move that in Clause 8, in paragraph (a), Part-A, may be deleted.

اور مسٹر سپیکر صاحب! مسٹر صاحب نے جو امینڈمنٹ پیش کی، اس کی کاپی ہمیں نہیں ملی، ہمارے

ایجنڈے کے ساتھ Attach نہیں ہے، انہوں نے Clause 4 کو Delete کیا، Amendment add کی اس میں۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، جی جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر! یہ میں ذرا بتا دوں، the last، It is in the agenda، Basically Delimitation Authority Khyber Pakhtunkhwa نے کیا اسلئے، اسلئے جو پرانے والا Law تھا، ہم نے امینڈمنٹ لائی تھی، اس میں سیکشن 10 کو Delete کیا گیا۔ سیکشن 10 میں Basically Delimitation Authority کا ذکر تھا، اب چونکہ سپریم کورٹ کا Decision آگیا ہے تو ہم اس سیکشن 10 کو Retain رکھنا چاہتے ہیں اور سیکشن 4 کو Delete اسلئے کرنا چاہتے ہیں کہ سیکشن



10 کے اندر Delimitation Authority کا ذکر ہے تو سیکشن 4 کی Deletion سے سیکشن 10 Retain ہو جائے گا اور Delimitation Authority intact رہے گی۔

جناب سپیکر: جی عصمت اللہ صاحب! عصمت اللہ!

جناب محمد عصمت اللہ: شکریہ جناب۔ میں لوکل گورنمنٹ سیکنڈ ٹرمیمی بل کی 8 Clause کے حصہ A کو مطلب حذف کرنے کی ترمیم پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی جی، ڈیٹیلز۔۔۔۔۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر! عصمت اللہ صاحب پہلے کر لیں، ٹھیک ہے کر لیں۔

جناب سپیکر: ڈیٹیل آپ بتائیں گے؟

جناب محمد عصمت اللہ: جی، جناب سپیکر! کہتے ہیں کہ:

بدن ہمہ داغ داغ شد  
پنہ کجا نہم۔

جناب سپیکر! یہ ضلع کوہستان کی تقسیم کا مسئلہ ایک انتہائی گھمبیر مسئلہ اسلئے ہے کہ اس میں بہت سارے آئینی سقم ہیں اسلئے میں آپ کی توجہ اور اس ہاؤس کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں تاکہ ہم اس انداز میں بے خبری کے انداز میں، نا سمجھی کے انداز میں کسی قانون شکنی کے مرتکب نہ ہو جائیں۔ جناب والا! ادھر سے توجہ ہم دیکھتے ہیں تو ضلع کوہستان ایک ہی ضلع ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ جناب سپیکر! میں تمہید کے طور پر صرف ایک دو آرڈرز آپ کو دکھانا چاہتا ہوں اس ہاؤس کو آپ کی وساطت سے کہ یہ ضلع کوہستان 1976 میں بنا ہے، جب ہزارہ ضلع Cease ہوا پشاور سے تو اس کے نیچے تین اضلاع بنے اور ایک ضلع کوہستان، اس ضلع کوہستان میں ایک 159 گاؤں کا نوٹیفیکیشن تھا جو صرف ضلع ہزارہ کا حصہ تھا، اسی کو ضلع بنایا گیا اور پھر دوسرے نوٹیفیکیشن میں اسی ضلع کے نیچے جو سب ڈویژن اور تحصیل بنائی ہے، اس میں ایک ہی تحصیل داسو ہے اور ایک ہی سب ڈویژن داسو ہے، یہ بھی 159 گاؤں پر مشتمل ہے۔ جناب سپیکر! یہاں پر میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اب یہ دوسرا مسئلہ یہ صرف کوہستان کا مشرقی حصہ ہے، اس میں کوہستان کا مغربی حصہ ضلع کوہستان کے نوٹیفیکیشن میں نہیں ہے، یہ 159 گاؤں ہیں۔ اب یہ مغربی حصہ کوہستان میں کہاں سے آگیا اور کیسے آگیا، کیوں آگیا؟ تو جناب سپیکر! یہ اس وقت 1976 کا گورنر صاحب کا آرڈر ہے،

گورنر آف این ڈیویو ایف پی، وہ کہتے ہیں کیم اکتوبر 1976: "The tribal areas mentioned in column No. 2 اور اس طرح آگے کہتے ہیں، "Shall for administrative purposes attached to the Districts in Hazara Division" جو کالم نمبر 3 میں دیا گیا ہے جو کہ یہ ضلع ہے۔ یہ نیچے لکھتے ہیں کہ "Areas composing the following villages of Swat District، تو یہ گورنر صاحب کے آرڈر پر انتظامی Purpose کیلئے یہ ضلع کو ہستان کے ساتھ Attached علاقہ ہے، Merged نہیں ہے، اس میں ادھر Merged نہیں ہے، Attached ہے اور یہ ہمارے صوبے کا حصہ نہیں ہے، یہ ہمارے صوبے کے زیر انتظام ٹرائبل ایریا ہے، PATA ہے۔ اب یہاں سے ہم سوچتے ہیں کہ کو ہستان ہے تو ایک ہی چیز ہے حالانکہ اس میں بہت بڑا فرق ہے۔ جناب سپیکر! آپ کے علم میں ہے کہ ہمارے آئین کے آرٹیکل نمبر 1 میں پاکستان کے علاقے بتائے گئے ہیں، اس میں بتایا گیا ہے کہ نمبر ایک صوبہ جات، نمبر دو، اس ترتیب میں تھوڑا سا آسانی کیلئے میں فرق لاؤں گا، نمبر دو، صوبے کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات، نمبر تین وفاق، نمبر چار وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات۔ تو یہ الگ الگ ہیں، ان کی قانونی حیثیت بھی الگ الگ ہے تو اسلئے میں یہ وضاحت تمہید کے طور پر کرنا چاہتا تھا تاکہ ایسا نہ ہو کہ ہم اس کو ہستان کو ایک ہی سمجھ کر کوئی ایسی قانون سازی کریں کہ کل وہ قانون سازی عدالت سے یا کسی اور ذریعہ سے ہمارے گلے میں پڑ نہ جائے۔ تو جناب سپیکر! اب میں آتا ہوں اس بات کی طرف، اسلئے عدالت میں ہم گئے ہیں کہ یہ ضلع کو ہستان جس طرح نوٹیفیکیشن ہوا ہے، اس میں تحصیل پالس لوئر کو ہستان میں ہے جو ریگولر صوبے کا حصہ ہے، وہ پشاور ڈویژن کا حصہ رہا ہے اور تحصیل پٹن جو PATA ہے، ملاکنڈ ڈویژن کا حصہ ہے، ان دونوں کو ملا کر ضلع بنایا گیا ہے۔ تو جناب سپیکر! اس میں دو وجوہات ہیں، اب میں آتا ہوں، اس کا مزید یہ کہ اس کا آئین میں بھی ذکر ہے، 73 کے آئین میں ہے آرٹیکل 246 حصہ (ب)، اس میں کہتے ہیں کہ: "صوبے کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات سے حسب ذیل مراد ہے، چترال، دیر، سوات کے اضلاع بشمول کالام، ضلع کو ہستان کا قبائلی علاقہ"، تو یہ میں نے جو آپ کو بتایا کہ ایک ضلع کو ہستان ہے اور ایک ضلع کو ہستان کو گورنر کے آرڈر پر جو Attached علاقہ ہے، ٹرائبل ایریا، ایک وہ علاقہ ہے۔ تو اب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ضلع کو ہستان لوئر کے ضلع کو نوٹیفیکیشن

غلط ہوا ہے، اب ہمارے منسٹر صاحب نے یہ جو ترمیم لائی ہے، یہ اس غیر قانونی نوٹیفیکیشن کو مزید مستحکم اور مدد کر رہی ہے اسلئے کہتا ہوں کہ اس کو Delete کیا جائے اور یہ میں اسلئے کہتا ہوں کہ میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ آپ ضلع کو ہستان لوئر کا پٹن حصہ بناتے ہیں اس کے ساتھ، تو کیا یہ آپ Attach کر کے ضلع بناتے ہیں یا اس کا مستقل حصہ بنا کر ضلع بناتے ہیں؟ اگر آپ Attach کر کے بناتے ہیں تو جناب سپیکر! پھر آئین میں ترمیم کرنا ہوگی، ضلع کو ہستان کا ٹرانسبل ایریا نہیں رہے گا بلکہ ضلع لوئر کو ہستان کا ٹرانسبل ایریا بھی ہوگا اور اس میں پھر آپ کو ترمیم لانا ہوگی اور یہ ترمیم، جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا، یہ ہماری صوبائی اسمبلی نہیں لاسکتی، یہ قومی اسمبلی بھی نہیں لاسکتی اسلئے کہ یہ ٹرانسبل ایریا کی تقسیم یہ صدر صاحب کے رحم و کرم پر ہے، یہ ہماری اسمبلیوں کی قانون سازی سے باہر کا علاقہ ہے۔ اسلئے جناب سپیکر! میں آپ کو، ہاں میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ 246، یہ ترمیم اسلئے کرنا پڑے گی، مثال کے طور پر سمجھانے کیلئے، ضلع بنوں تھا، اس کے ساتھ متصل ٹرانسبل ایریا تھا، ضلع لکی بن گیا تو انیسویں ترمیم کے ذریعہ کچھ ٹرانسبل ایریاز کو ان کے ساتھ لگا دیا گیا تو (iii) کے بعد (iiia) پیرا گراف کا اضافہ کیا گیا اور ضلع لکی مروت کا ٹرانسبل ایریا، متصل ٹرانسبل ایریا، اسی طرح ڈی آئی خان کا ٹرانسبل ایریا تھا، جب ٹانک ضلع بن گیا تو آئین میں ترمیم آگئی، ضلع ٹانک کا متصل علاقہ، تو اسلئے اس لفظ میں بھی جب تک ترمیم نہ آئے، کو ہستان کو دو حصوں میں تقسیم نہیں کیا جاسکتا اور ترمیم کون کرے گا، ٹرانسبل ایریا کی تقسیم کون کرے گا، وہ دفعہ (3) 247 میں ذکر ہے۔ جناب سپیکر! میں معذرت چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد عصمت اللہ: اچھا، 247 ذیلی شق (3): " [مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کا کوئی قانون وفاق کے زیر انتظام کسی قبائلی علاقے یا اس کے کسی حصے پر لاگو نہ ہوگا تا وقت یہ کہ صدر اس طرح ہدایت نہ کرتا ہو اور [مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] یا کسی صوبائی اسمبلی کا کوئی قانون صوبے کے زیر انتظام قبائلی علاقے یا اس کے کسی حصے پر لاگو نہ ہوگا تا وقت یہ کہ اس صوبے کا گورنر جس میں وہ قبائلی علاقہ واقع ہے، صدر کی منظوری سے اس طور پر ہدایت نہ کرتا ہو"۔ اسی طرح جناب سپیکر! اگر یہ کہتے ہیں کہ ہم نے ٹرانسبل حیثیت کو ختم کر کے ریگولر علاقے میں شامل کیا ہے تو یہ بھی حکومت اپنے اختیارات سے تجاوز کر رہی ہے اسلئے کہ اسی 247 کی

ذیلی شق (6) میں یہ بات درج ہے جناب سپیکر! ذیلی شق (6) میں، صدر کسی وقت، یہ اختیار بھی صرف صدر کے پاس ہے، "صدر کسی وقت حکم کے ذریعے ہدایت کر سکتا ہے کہ کسی قبائلی علاقے کا تمام یا اس کا کوئی حصہ قبائلی علاقے کے طور پر ہونا ختم ہو جائے گا" جیسا کہ زرداری صاحب نے تورغر کو، اس کے ٹرائبل حیثیت کو ختم کر کے ریگولر میں شامل کیا گیا ہے۔ یہ ایک معجون مرکب ہے جناب سپیکر! اسلئے میں کہتا ہوں کہ اس میں بہت بڑا فرق ہے۔ اب میرے منسٹر صاحب یہ ترمیمی بل جب لارے ہیں تو ان دونوں ضلعوں کو جو غیر آئینی طور پر بنے ہیں، عدالت میں چیلنج شدہ ہیں، اس کو مزید تقویت پہنچا رہے ہیں، تو اسلئے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ، اس کے علاوہ جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ یہ ایک بہت بڑا گھمبیر مسئلہ ہے، یہاں پر میں آپ سے اتنا عرض کرنا چاہوں گا کہ اس کے علاوہ یہ مسئلہ، ان وجوہات کے علاوہ یہ مسئلہ جناب سپیکر! Sub judge بھی ہے اور جب کوئی مسئلہ Sub judge ہو تو اس کو یہاں زیر بحث نہیں لایا جاسکتا۔ جناب سپیکر! ہماری اسمبلی کے قواعد و ضوابط 41 میں ہے، 41 میں اور ذیلی شق (ف) میں، (ف) کے چہارم میں: "پاکستان میں قائم شدہ کسی عدالت یا قانون کی رو سے قائم کردہ ٹریبونل کے فیصلے پر کوئی اعتراض نہ کیا گیا ہو؛ یا ایسے اشارات نہ ہوں جن سے کسی زیر سماعت معاملے پر مضر اثر پڑنے کا احتمال ہو" اور یہاں تو احتمال نہیں ہے جناب سپیکر! قطعیت ہے، جناب سپیکر! یہاں میں آپ کی طبیعت آزادی کیلئے ایک بات سناؤں۔ ایک آدمی استنجا کر رہا تھا تو کہہ رہا تھا کہ + + + + + + + + + + \* + + + + + + + + + +

\* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

(تہقہہ) جناب سپیکر! بات یہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ میں حذف کرتا ہوں، یہ کچھ الفاظ جو ہیں نا۔ (تہقہہ)

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! یہاں پر یہ دوسرا، یہ 71 جی، ہمارے قواعد و ضوابط کا نمبر 71 اور اس کی ذیلی شق (ی): "تحریک کسی ایسی معاملے سے متعلق نہیں ہوگی جو عدالت میں زیر سماعت ہو" اور اسی طرح جناب سپیکر! ہماری اسمبلی کے قواعد و ضوابط 125 ذیلی شق (5): "یہ کسی ایسے معاملے سے متعلق نہ ہوگی جو کسی ایسی قانونی عدالت کے زیر سماعت ہو، جسے پاکستان کے کسی حصے میں اختیار سماعت حاصل ہو"

میں سمجھتا ہوں کہ میرا منسٹر صاحب مجھے جواب میں کہے گا کہ یہ تو سوال کے متعلق ہے، یہ تو تحریک التواء کے متعلق ہے، یہ تو قرارداد کے متعلق ہے لیکن میں انتہائی ادب سے عرض کرنا چاہتا ہوں، یہاں میں انتہائی ادب سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم میں یہ بات تو ہے والدین کے بارے میں "فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرُهُمَا" ان کے سامنے بڑی سانس بھی مت لو کیونکہ ان کو تکلیف پہنچے گی اور ان کے کسی حکم کو بھی مت ٹالو کیونکہ ان کو تکلیف پہنچے گی لیکن قرآن میں یہ نہیں ہے کہ اپنے والدین کو گالیاں مت دو، اپنے والدین کو مت مارو، تو کیا ہم یہ کہیں گے کہ مارنا یا والدین کو گالیاں دینا جائز ہے؟ تو جناب سپیکر! ہماری فقے کی اصولی فقے میں کہتے ہیں کہ کسی بات کے استنباط کے چار طریقے ہیں، ایک طریقہ "عبارة النص" ہے، ایک طریقہ "دلالة النص" ہے، ایک طریقہ "اقتضاء النص" ہے، ایک طریقہ "عبادة النص" ہے، تو یہ جب ہم تحریک التواء نہیں پیش کر سکتے ہیں، یہ سوال نہیں پیش کر سکتے ہیں اور اس طرح ہم قرارداد نہیں لا سکتے ہیں تو اس عدالت کو مطلب فیصلے کو سبوتاژ کرنے کیلئے بل، یہ تو ان سے زیادہ اثر انداز چیز ہے، یہ تو ماں باپ کو گالیاں دینے کے مترادف ہے، یہ بطریق اولیٰ ناجائز ہے، ایک بات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکر یہ جی، شکر یہ۔

جناب محمد عصمت اللہ: آخری بات جی، آخری بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ ہماری اس اسمبلی کو جو وفاق کی فہرست میں شامل نہ ہو، ان امور میں قانون سازی کا حق آئین نے دیا ہے، یہ آئین نے دیا ہے، جناب سپیکر! میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ آئین کے 142 اور 143 میں یہ بات ہے لیکن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ماشاء اللہ آپ نے کافی تیاری کی ہے، میں Appreciate کرتا ہوں۔ میں منسٹر صاحب کو بھی اس کے بعد وہ کہوں گا کہ وہ اس کے اوپر اپنا Opinion دے دیں۔

جناب محمد عصمت اللہ: تو اس سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں، لیکن اس میں عرض یہ ہے جناب سپیکر! یہ جو اس میں صوبائی اسمبلی کو قانونی اختیار آئین نے دیا ہے لیکن آئین نے مشروط طور پر دیا ہے کہ ہم یہاں ان امور میں جو وفاق کی فہرست میں شامل نہ ہوں قانون سازی کر سکتے ہیں لیکن آئین کی ایک مطابقت میں، آئین کی کسی شق کو توڑ کر نہیں، آئین کی کسی شق کو پامال کر کے ہمیں یہ اختیار نہیں ہے اور جناب سپیکر! انتہائی ادب سے عرض کروں گا کہ آئین کے آرٹیکل 204 تو بہن عدالت، کیا ہم اس آئین کو یہاں لا کر ہم

تو بین عدالت کے مرتکب تو نہیں ہو رہے ہیں؟ آئین کیا بتا رہا ہے، وہ اس کی ذیلی شق (الف) میں ہے جی: "عدالت کی قانونی کارروائی کی کسی طرح مذمت کرے، اس میں مداخلت یا مزاحمت کرے" تو یہ عدالت کی کارروائی میں مزاحمت اور مداخلت نہیں ہے؟ اور اسی طرح (ج) میں ہے: "کوئی ایسا فعل کرے جس سے عدالت کے سامنے زیر سماعت کسی معاملے کا فیصلہ کرنے پر مضر اثر پڑنے کا احتمال ہو"، اور یہاں تو احتمال نہیں ہے، قطعیت ہے جناب سپیکر! اسلئے میں کہتا ہوں کہ یہ غیر قانونی ہے اور ہمارے رولز کی خلاف ورزی ہے۔ اس میں بہت سارے مسائل ہیں، Sub judice ہے، کل ایسا نہ ہو کہ ہماری پوری اسمبلی کا اجلاس یہ ہائی کورٹ کے سامنے تو بین عدالت کے مرتکب ہو کر وہاں منعقد کرنا نہ پڑے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت خان!

جناب محمد عصمت اللہ: اسلئے میری یہ درخواست ہوگی جناب سپیکر صاحب! کہ آپ نے حلف اٹھایا ہے کہ میں قانون کی پاسداری کروں گا، آئین کی پاسداری کروں گا، جو ابھی تک آپ نے یہ کردار ادا کرتے ہوئے پوری کی ہے، مجھے امید ہے کہ اس مسئلے میں بھی آپ اپنے آئینی فرائض کو بخوبی پورا کریں گے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: عنایت خان! عنایت خان!

(مغرب کی اذان)

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر!

Mr. Inayatullah {Senior Minister (Local Government)}: Let me respond to the point raised.

جناب سپیکر: مولانا صاحب! میرے خیال میں انہوں نے کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! میری گزارش ہے منسٹر صاحب سے بھی اور ایوان سے بھی کہ اگر اس کیلئے ہم ایک کمیٹی بنا کے اس میں ہم اس کو ڈسکس کر لیں تو یہ زیادہ بہتر ہوگا، یہ کوئی ضد یا انا کا مسئلہ نہیں ہے۔ اگر ایک ممبر اس کے اتنے وہ پیش کر رہا ہے، حوالے دے رہا ہے، آئین کے بھی اور بل پاس کرنے

کے حوالے سے بھی جو قدغن آرہی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کیلئے اگر کمیٹی بنا دی جائے اور اس میں ڈسکشن ہو جائے اس کی، تو اس کا کوئی اچھا مسئلے کا حل نکل سکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی جی، عنایت خان!

سینیئر وزیر (بلدیات): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ایک تو سر! میں یہ واضح کرتا چلوں کہ جو ضلع بنتے ہیں، وہ صوبائی اسمبلی کی لیجسلیشن کے تھر و نہیں بنتے ہیں، یہ بات بالکل کلیئر ہونا چاہیے، ضلع تنظیمی اور ایڈمنسٹریٹو یونٹس ہوتے ہیں کہ جو ریونیو ڈیپارٹمنٹ بناتا ہے۔ اب ہمیں کیوں ضرورت پڑتی ہے کہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے مسئلے کو لوکل گورنمنٹ کے اندر Reflect کریں، اس کی وجہ یہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ جب الیکشن کرتی ہے تو ڈسٹرکٹس اور تحصیلوں میں کرتی ہے اور یونین کونسلز میں کرتی ہے۔ اس مرتبہ ہم نے شیڈول کے اندر ان تحصیلوں کے نام لکھے ہیں، ان ضلعوں کے نام لکھے ہیں، ان یونین کونسلز کی تعداد لکھی ہے، نام لکھے ہیں، یونین کونسلز کی تعداد لکھی ہے جو کہ بنی ہیں۔ کوہستان، ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے کوہستان لوئر کے نام سے ایک نیا ضلع بنایا ہے اور ہم چونکہ لوکل گورنمنٹ الیکشن کرنے جا رہے ہیں، وہاں ڈی سی تعینات ہو چکا ہے، وہاں ڈی پی او تعینات ہو چکا ہے۔ مولانا صاحب جس Court decision کا حوالہ دے رہے ہیں جو ایبٹ آباد سرکٹ پنج ہے، اس نے اس کو Dismiss کر دیا ہے، یہاں اس میز کے اوپر موجود ہے، میں اس کو اسمبلی کیلئے Readout کر سکتا ہوں اور جہاں تک مولانا صاحب نے کانسٹیٹیوشن اور رولز۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

سینیئر وزیر (بلدیات): He should have a heart and listen to me، ان کا حوصلہ ہونا چاہیے، انہوں نے اتنے لمبے چوڑے دلائل دیئے ہیں، اس کے بعد بھی آپ اس کو موقع دیں، نماز کے بعد بیٹھیں گے، پورے دلائل دیں گے۔ اس نے آئین کی جتنی شقیں Quote کی ہیں، میں اس کا بھی حوالہ دوں گا۔ تو میں ایک ایک شق پہ آتا ہوں، دیکھیں جو آرٹیکل 1 ہے، اس کے اندر پاکستان کی Territories define ہوتی ہیں کہ پاکستان کے اندر کونسی Territories شامل ہیں۔ اس میں “The Provinces of [Balochistan], the [Khyber Pakhtunkhwa], the Punjab and [Sindh]، (a) میں یہ ہے۔ (b) میں ہے “the Islamabad Capital Territory” (c)۔

میں ہے ”the Federally Administered Tribal Areas“ (d) میں ہے “such States and territories as are or may be included in Pakistan, whether by accession or otherwise” اس میں اشارہ ہے، اس میں اشارہ ہے گلگت بلتستان اور آزاد کشمیر کی طرف، آرٹیکل 1 میں Provincially Administered Tribal Areas کا ذکر نہیں ہے۔  
Now let come to Article 246، اس کا انہوں نے حوالہ دیا ہے:

“246. In the Constitution of Pakistan,-

- (a) “Tribal Areas” means the areas in Pakistan which, immediately before the commencing day, were Tribal Areas, and includes-
- (i) the Tribal Areas of [Balochistan] and the [Khyber Pakhtunkhwa] Province.
- (ii) the former States of Amb, Chitral, Dir and Swat;
- (b) “Provincially Administered Tribal Areas” means-
- (i) the districts of Chitral, Dir and Swat”.

یہ جو Amb، دیر، چترال اور سوات کا ذکر کیا ہے، یہ 1960 تک States تھے، 1960 کے بعد یہ Merge ہوئے اور یہ Provincially Administered Tribal Areas بن گئے۔ یہ جو (b) کے اندر ہے، یہ Provincially Administered Tribal Areas بن گئے:

(i) the districts of Chitral, Dir and Swat (which includes Kalam [the Tribal Area in Kohistan district,] Malakand Protected Area, the Tribal Area adjoining [Mansehra] district and the former State of Provincially Administered Tribal Areas)۔ یہ ہے اور پھر بلوچستان والوں کا ذکر ہے، یہ Provincially Administered Tribal Areas ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے، مولانا صاحب! سنیں، اس کے الفاظ کا ترجمہ سنیں، Provincially Administered Tribal Areas وہ ادارے جو پراونشل گورنمنٹ کے زیر انتظام ہیں جن کیلئے انتظامی اقدامات پراونشل گورنمنٹ کر سکتی ہے، جہاں ڈسٹرکٹس بنا سکتی ہے، جہاں تحصیل بنا سکتی ہے، They are Provincially Administered Tribal Areas۔ اب اس کے حوالے سے لیجسلییشن کیسے ہوگی؟ This is in Article 247 جس کا مولانا صاحب نے حوالہ دیا ہے۔ آرٹیکل 247 میں انہوں نے Sub-clause، اس کا (3) Clause ریفر کیا ہے، اس میں پورا پورا سیجر دیا ہوا ہے، یہ Contradict نہیں کرتا ہے، اس میں پورا پورا سیجر دیا ہوا ہے کہ ان ایریاز کے حوالے سے کیسے لیجسلییشن



ہوگی جو Provincially Administered Tribal Areas ہیں؟ اس کے حوالے سے جو خیبر پختونخوا اسمبلی کے اندر لیجسلیشن ہوتی ہے، وہ پہلے By summary گورنر خیبر پختونخوا کو بھیجی جائے گی جس طرح ہم نے پورے لوکل گورنمنٹ ایکٹ کو بھیجا اور پھر وہ ہوم ڈیپارٹمنٹ لیٹر بھیجے گا پریزیڈنٹ آف پاکستان کو اور پریزیڈنٹ آف پاکستان کی Approval آئے گی، تو اس Approval کے بعد پرائونٹل اسمبلی کے Laws جو ہیں، وہ Provincially Administered Tribal Areas میں Extend ہوں گے، یہ اسمبلی کے Laws بنتے ہیں، وہ اس طرح Extend ہوتے ہیں تو This is the procedure۔ یہاں سے پاس ہو کے یہ پھر ہوم ڈیپارٹمنٹ اس کی سمری گورنر صاحب کو موڈ کرے گا، اس کے بعد جب اس کی اجازت ملتی ہے، گورنر صاحب کی اجازت ملتی ہے تو تھر و ہوم ڈیپارٹمنٹ ہم پریزیڈنٹ آف پاکستان کو لیٹر لکھیں گے اور اس کی Approval آئے گی لیکن In corporation of Lower Kohistan District for the purpose of Local Government Elections which are going to be held in the last week of May or the first week of June, are very important and necessary، اس سے پورا ہمارا لیکیشن پراسیس جو ہے In complete ہو جائے گا، اسلئے میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جو دلائل میں نے دیئے ہیں، اس کے بعد یہ انہوں نے Contempt of Court کی جو بات کی ہے، پھر 41 (ف) اور 71 کا حوالہ دیا ہے اور پھر ریزولوشن کے حوالے سے جو رولز ہیں، اس کا حوالہ دیا ہے۔ دیکھیں اس رولز آف بزنس کے اندر وہ ہے کونسیجز کے حوالے سے، Admissibility of Questions کے حوالے سے ہے، ایڈجرنمنٹ موشن کے حوالے سے ہے اور ریزولوشن کے حوالے سے ہے، وہ لیجسلیشن کے حوالے سے نہیں ہے، لیجسلیشن کا الگ پروسیجر ہے، اس کے اندر دیا ہوا ہے۔ اس کے جو Relevant rules ہیں، وہ مولانا صاحب پڑھیں اور اس کے بعد کوئی اعتراض اس کے اندر ہو، اور میرا خیال ہے کہ یہ Sub judice بھی، اس پر کوئی Stay وغیرہ نہیں ہے، Stay انہوں نے Dismiss کر دیا ہے۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ ضلع Established ہو چکا ہے، وہ ایک Fact ہے اب، اس کیلئے پوسٹیشن ہو گئی ہیں، اس کی پوری تفصیل موجود ہے، وہاں ڈپٹی کمشنر جا چکے ہیں، وہاں ڈی پی او جا چکے ہیں، اسلئے میں درخواست کرتا ہوں مولانا صاحب سے کہ وہ کورٹ کے اندر اپنا کیس جاری رکھیں، کورٹ میں Ultimately اگر ان کے

حوالے سے کوئی Decision آجاتا ہے تو میں ان سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں دوبارہ امنڈ منٹ موڈ کروں گا اور اپنے ضلعوں کی جو لسٹ ہے، اس سے لوئر کو ہستان ڈسٹرکٹ کو نکالوں گا لیکن Now this should be put to the vote.

Thank you very much, Sir.

جناب سپیکر: میں لاء منسٹر سے بھی اس بارے میں Comments چاہوں گا کہ لاء منسٹر کی اس کے بارے میں کیا وہ ہے، جو خاصکر Especially، (مداخلت) نہیں، انہوں نے جو کہا ہے کہ یہ Sub judge ہے۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر! میں عنایت صاحب کہ جو انہوں نے بہت تیاری سے ڈسکس کیا اور Argue کیا، میں اس کو Fully support کرتا ہوں۔ یہ ایک Legal opinion point جو کہ یہاں تک مجھے ایک Attested copy پہنچی ہے، جس طرح مولانا صاحب نے کہا کہ The case is sub judge in the Court تو میں کہتا ہوں کہ اگر کورٹ میں Sub judge ہے، According to this judgment یہ Dismiss ہوا ہے، اپیل میں پینڈنگ ہے، Anyhow پھر بھی اگر کورٹ مناسب سمجھتی ہے تو اس فیصلے کو Null and void قرار دے سکتی ہے۔ اگر معاملہ پینڈنگ ہے تو میرے خیال میں میں سپورٹ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، مجھے یہ بتائیں کہ ابھی کیا Status ہے، Legal status کیا ہے، کیا ہم اس کو ابھی کر سکتے ہیں یا نہیں کر سکتے؟ آپ ہمیں اس کی کیا۔۔۔۔۔

وزیر قانون: اگر Stay ہوتا، عدالت سے Stay order ہوتا تو پھر تو ہم Bound تھے لیکن Stay order نہیں ہے تو پھر یہ Mandatory نہیں ہے، ہم پر لاگو نہیں ہو سکتا۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، ستار صاحب! ستار صاحب۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر! مولانا صاحب نے بات کی، گورنمنٹ کی طرف سے بل آیا، میرے خیال میں اس مسئلے میں ہمارے اندر، اللہ ہمارے اوپر رحم کرے کہ بات قانون سے زیادہ پولیٹیکل ہے۔ میں اس کی آئینی حیثیت پر دوسرے اس پر نہیں جاؤں گا، مولانا صاحب جو کہتا ہے، وہ بنیادی طور پر کوہستان

کی Creation کے اس پر ہے کہ یہ کوہستان کی جو تخلیق 1976 میں ہوئی ہے، وہ گویا آئینی طور پر نہیں ہوئی ہے، ضلع ہزارہ اس وقت ہمارا ایک ضلع تھا، اس کے بعد تین ضلعے بن گئے، اس کے بعد کوہستان کی ایک خاص، اس وقت جو آئینی Requirement تھی، اس بنیاد پر ہماری قومی ڈیمانڈ پر ضلع کوہستان کی تخلیق ہوئی ہے۔ اب ان سارے مراحل کو اگر وہ Reverse کرنا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی وہ نہیں ہے لیکن میں آج اس اسمبلی کے اندر، ایوان کے اندر بھی، آپ کے سامنے بھی، اس پورے ہاؤس کے سامنے بھی اور پھر قوم کے سامنے بھی کہ میں نے اس کیلئے کوئی سیاسی بات نہیں کی ہے، میں نے قومی بات کی ہے، میں وہی بات آپ کے سامنے کرتا ہوں۔ منافقت ہمیں نہیں کرنا چاہیے، اگر ضلع بنتا ہے جس پر میرے مولانا صاحب کے حلقے کے لوگوں نے، عبدالحق صاحب کے حلقے کے لوگوں نے متفقہ طور پر کہا کہ ہمیں ضلع دیا جائے تو ہم نے، اپر کوہستان والوں نے کہا کہ ہمیں اس پر کوئی وہ نہیں ہے، ہم خوش ہیں لیکن اب جو ان کا معاملہ ہے، وہ اگر بتایا جائے تو مناسب ہو گا۔ ایک طرف سے مولانا صاحب کے حلقے کے لوگ کہتے ہیں، میرے عوام کہتے ہیں، ایک طرف سے عبدالحق کے حلقے کے لوگ کہتے ہیں کہ ہیڈ کوارٹر کی کوئی بات ہے، ادھر موزوں سمجھتے ہیں پالس میں، یہ ادھر موزوں سمجھتے ہیں، اس پر تو یہ بات ہو سکتی ہے۔ اب اگر آج یہ جو بل آیا ہے، یہ Different نوعیت کا ہے، یہ مختلف اس کا ہے، یہ لوکل کونسلز کے حوالے سے ہے، اگر آج ہم اس کو Delete کر لیں تو گویا کوہستان کے کوئی نمائندہ کا اس اسمبلی میں بیٹھ کر یہ کہنا میرے خیال میں اپنی قوم اور اپنے علاقے کے ساتھ بڑی زیادتی ہوگی کہ میں کہوں کہ اگر میرے علاقے میں ضلع بنتا ہے تو میں کہوں کہ ایک کونسل بنتی ہے، ان کیلئے بننا ہے، میرے لئے نہیں بننا ہے۔ یہ پہلے ایک تھے، ایک تحصیل میں تھے پہلے، تحصیل پٹن میں یہ دونوں ایک ساتھ تھے، بعد میں Bifurcation ہوئی اور بھی تحصیل بنی ہیں۔ اس کے بعد ابھی لوہر کوہستان ضلع بنا ہے، ان کی خواہش پر بنا ہے، اس میں کوئی آپ نے یا اس ہاؤس نے یا حکومت نے زبردستی ہمارے اوپر نہیں تھونپی ہے۔ اس حد تک میں متفق ہوں اس سے کہ لوکل کونسل کے ایکشنز آر ہے ہیں اور اس میں لوکل کونسلز اور وولج کونسلز بنیں گی یونین کونسلز کی، وہ سارے معاملات ہمارا ایک قانونی تقاضا ہیں، ہم نے اس کو پورا کرنا ہے، تو لہذا میں گزارش کروں گا کہ ان کا جو مسئلہ ہے اس کو اس کے ساتھ نہ جوڑا جائے، یہ جو بل آیا ہے، یہ الگ نوعیت کا ہے۔ اس لحاظ سے میں، چونکہ ایبٹ

آباد کی حویلیاں تحصیل بھی بل میں شامل ہے اور ڈی آئی خان میں ایک، کونسی تحصیل ہے؟ (شور)  
 وہ بھی ہے، تو اس میں میں کہتا ہوں کہ ہمیں اس کو سپورٹ بھی کرنا چاہیے، یہ اس سے الگ مسئلہ ہے جو  
 مولانا صاحب کہتا ہے یا میرے دوسرے بھائی، ان کا جھگڑا وہ پھر گھر کا ہے، اس کو اس حد تک نہ بڑھایا جائے  
 کہ آج میں اسمبلی کے فلور پر کھڑے ہو کر کہوں کہ یہ گویا میرا وجود جو تھا، وہ مطلب غیر آئینی تھا یا غیر  
 قانونی تھا، اس حد تک میرے خیال میں یہ مناسب نہیں ہوگا اسلئے آج میں سپورٹ کرتا ہوں کہ اس بل کو  
 پاس کیا جائے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر! میں صرف، Sub judice نہیں ہے اس وقت یہ ایشو؟ 'Yes' یا 'No' میں  
 کہیں مجھے۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب!  
جناب سپیکر: جی جی، جی نہیں، میں صرف آپ کو موقع، صرف اس سے پوچھنا چاہتا ہوں، نہیں، مجھے  
 Legal opinion دیں کہ کیا، مطلب اس کی Legal aspect بتادیں۔

وزیر قانون: میرے حساب سے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یا میں اس طرح کرتا ہوں عنایت! میں Friday کو یہ لیتا ہوں تاکہ میں اس پہ ایڈوکیٹ  
 جزل۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دیکھیں، میں نے کلیئر کر دیا ہے، پوری لیگل پوزیشن میں نے واضح کر دی ہے۔ لاء  
 منسٹر نے Opinion دے دی ہے کہ یہ Pending in appeal ہے، اس کی اپیل خارج ہوئی ہے، اس  
 کی جو سرکٹ بنچ ہے وہاں سے اور یہاں پشاور کے اندر Pending in appeal ہے، پھر پراونشل اسمبلی  
 کی لیجسلیشن کے اوپر جو ڈیشری کوئی وہ نہیں کر سکتی ہے لیکن لیجسلیشن کے اوپر جو ڈیشری پابندی نہیں لگا  
 سکتی ہے، وہ ایڈجرنمنٹ موشن کے حوالے سے ہے، ریزولوشن کے حوالے سے ہے، وہ باقی کونسچیز کے  
 حوالے سے ہے۔

جناب سپیکر: میں مولانا صاحب کو پھر سے موقع دیتا ہوں، دو منٹ میں آپ نے بات، مولانا صاحب آپ  
 بات کریں جی۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر صاحب!

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ہاں جی، ایسا نہیں میں، اس طرح ہے اگر۔۔۔۔۔

جناب محمود احمد خان: سپیکر صاحب! د جمعہ پورے نئے پینڈنگ کرہ۔

جناب سپیکر: چلو میں ووٹ کیلئے ڈالتا ہوں۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! نہیں، جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں، جناب!۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the identical amendment, moved by the honourable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Members: No.

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is-----

(Pandemonium)

جناب سپیکر: میں ایک دفعہ پھر بولتا ہوں، میں ایک دفعہ پھر، اگر کوئی (مداخلت) ایک منٹ،

میں اس کی وضاحت کرتا ہوں۔ جو امنڈ منٹ کے Favour میں ہیں وہ 'Yes' کہیں گے اور جو امنڈ منٹ کو

Oppose کریں گے وہ 'No' کریں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

Senior Minister (Local Government): Put it for the vote, put it for the vote, put it for the vote.

جناب سپیکر: جی، اوکے۔ ایک دفعہ پھر ووٹ کرتے ہیں جی اس کو،

The motion before the House,

جو امنڈ منٹ کے حق میں ہوگا، وہ 'Yes' کہے گا۔

The motion before the House is that the identical amendment, moved by the honourable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The ‘Noes’ have it. The amendment is dropped and original paragraph (a), Part-A of Clause 8 stands part of the Bill.

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

Mr. Speaker: Mr. Samiullah Khan, MPA, not present, it lapses. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2015 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: ‘Passage Stage’: Honourable Senior Minister for Local Government.

Senior Minister (Local Government): Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Second Amendment) Bill, 2015 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Second Amendment) Bill, 2015 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed with amendment. The sitting is adjourned till Friday 02:00 pm.

---

(اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 20 فروری 2015ء بعد از دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)